روزنامہ
WATTAN
The Urdu Daily
وطن
بڈگام

جمعرات
15 مئی 2025
THURSDAY
15 MAY -2025

صفحہ 08 گل ٹیم انڈیا کے کپتان ہوسکتے ہیں: معین

صفحہ 08 ایکروزہ درجہ بندی: اسمرتی کی دوسری پوزیشن

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ جلد: 15 ■ شمارہ نمبر: 113 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■

وزیر اعلیٰ نے کیا گولہ باری سے متاثرہ اوڑی قصبہ اور دیگر کئی ملحقہ علاقوں کا دورہ

تباہ شدہ مکانات کی تعمیر نو میں مدد کی یقین دہانی

پہلے متاثرین کی بحالی اور پھر بنکر تعمیر کرنے پر مرکز سے بات کی جائیگی: عمر عبداللہ

سرینگر ۱۴ مئی جے کے این ایس منگل کو کرناہ کپواڑہ میں گولہ باری سے ہوئے نقصان کا جائزہ لینے کے بعد بدھ کو جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے اوڑی بارہمولہ کا دورہ کر کے لائن آف کنٹرول کے قریب پاکستانی گولہ باری سے متاثرہ لوگوں کے گھروں کی تعمیر نو کیلئے ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی اور کہا کہ "میرے لوگوں کا درد بہت ذاتی ہے"۔ انہوں نے اپنے دورے کے دوران گولہ باری کی زد میں آکر جاں بحق ہونے والی خاتون نرگس بیگم کے لواحقین سے ملاقات کر کے اُن سے تعزیت کی۔ جے کے این ایس کے مطابق وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے شمالی کشمیر کے بارہمولہ ضلع/ 102

سابق دفاعی سکریٹری اجے کمار UPSC چیئرمین مقرر

تقرری کو صدر مرمو نے دی منظوری

سرینگر ۱۴ مئی جے کے این ایس مرکزی عملہ کی وزارت کے حکم کے مطابق سابق دفاعی سکریٹری اجے کمار کو یونین پبلک سروس کمیشن UPSC کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ یونین پبلک سروس کمیشن کے چیئرمین کا عہدہ 29 اپریل 2025 کو پریتی سوڈان کی میعاد مکمل ہونے کے بعد خالی ہو گیا تھا۔ جے کے این ایس مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق 1985 بیچ کے ریٹائرڈ آئی اے ایس آفیسر اور سابق دفاعی سکریٹری اجے کمار کی تقرری کو صدر دروپدی مرمو نے منظوری دی تھی۔ کیرالہ کیڈر کے 1985 بیچ کے ریٹائرڈ انڈین ایڈمنسٹریٹو/ 101

مسلح افواج کے سربراہان کی صدر جمہوریہ سے ملاقات

آپریشن سندھور کے بارے میں مکمل بریفنگ دی

صدر مرمو نے مسلح افواج کی بہادری اور لگن کی ستائش کی

سرینگر 14 مئی سی این آئی فوج کی تینوں شاخوں کے سربراہان نے راشٹرپتی بھون میں صدر دروپدی مرمو سے ملاقات کی جس دوران انہوں نے صدر کو آپریشن سندھور کے بارے میں بریفنگ دی۔ سی این آئی کے مطابق چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انیل چوہان نے فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دویدی، چیف آف دی ایئر اسٹاف ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ اور بحریہ کے سربراہ ایڈمرل دنیش کے ترپاٹھی کے ساتھ راشٹرپتی بھون میں صدر دروپدی مرمو سے ملاقات کی۔ اس موقعہ پر انہوں نے صدر مرمو کو مسلح افواج کے افسران نے آپریشن سندھور کے بارے میں بریفنگ دی۔ صدر مرمو نے مسلح افواج کی بہادری اور لگن کی ستائش کی جس نے دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کے ردعمل کو شاندار کامیابی سے ہمکنار کیا۔ اس کی تفصیلات فراہم کرتے ہوئے راشٹرپتی/ 103

جسٹس بھوشن رام کرشن گوائی بنے چیف جسٹس آف انڈیا

صدر دروپدی مرمو نے دلایا ملک کے 52 ویں چیف جسٹس کے بطور حلف

قاضی اعظم کے عہدے پر فائز ہونے والے دلت برادری کے دوسرے شخص

سرینگر ۱۴ مئی جے کے این ایس صدر دروپدی مرمو نے جسٹس بی آر گوائی کو چیف جسٹس آف انڈیا کی حیثیت سے حلف دلایا۔ صدر دروپدی مرمو نے جسٹس بی آر گوائی کو ملک کے 52 ویں چیف جسٹس کے طور پر تقرری کی منظوری دی تھی۔ جسٹس بھوشن رام کرشن گوائی، جسے بی آر گاوائی کے نام سے جانا جاتا ہے، نے 14 مئی 2025 کو ہندوستان کے 52 ویں چیف جسٹس کے طور پر باضابطہ طور پر حلف لیا۔ جسٹس گوائی کے نام کی سفارش موجودہ چیف جسٹس آف انڈیا سنجیو کھنہ نے کی تھی۔ سنجیو کھنہ کی موجودہ مدت 13 مئی 2025 کو ختم ہوئی۔ جسٹس گوائی کی مدت کار 6 ماہ ہوگی اور وہ نومبر 2025 میں ریٹائر ہو جائیں گے۔ بطور چیف جسٹس ان کی میعاد 14 مئی 2025 سے 24 نومبر 2025 تک چلے گی۔ جسٹس گوائی، جنہیں 24 مئی 2019 کو سپریم کورٹ کے جج کے طور پر ترقی دی گئی تھی۔ حلف اٹھانے کے فوراً بعد جسٹس بھوشن رام کرشنگوائی نے اپنی والدہ کمال تائی گوائی کے پاؤں چھوکر ان سے/ 104

بھارت نے چینی ترک میڈیا ایکس اکاؤنٹس کو بلاک کردیا

سرینگر کے این ایس 14 مئی ایک مضبوط ڈیجیٹل اور سفارتی ردعمل میں، بھارت نے چین کے گلوبل ٹائمز، شنہوا نیوز ایجنسی، اور ترکی کے نشریاتی ادارے TRT ورلڈ کے X (سابقہ ٹویٹر) اکاؤنٹس کو بلاک کر دیا ہے۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق یہ اقدام بھارت کے آپریشن سندھور کے بعد بڑھتی ہوئی پاک بھارت کشیدگی کے دوران غلط معلومات پھیلانے اور پاکستان نواز پروپیگنڈے کے الزامات کے بعد کیا گیا ہے۔ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت/ 105

شمالی فوج کے کمانڈر کی لیفٹننٹ گورنر اور وزیر اعلیٰ سے ملاقاتیں

سیکورٹی کی پیش رفت اور موجودہ سلامتی صورتحال کا جائزہ

ہماری افواج کا قوم کی حفاظت میں قابل تعریف رول: عمر عبداللہ

سرینگر ۱۴ مئی جے کے این ایس فوج کی شمالی کمان کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل پرتیک شرما نے جموں و کشمیر کے لیفٹنٹ گورنر منوج سنہا اور وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کیساتھ الگ الگ ملاقاتوں کے دوران منوج سنہا اور عمر عبداللہ کو جموں و کشمیر میں سیکورٹی کی موجودہ صورتحال اور لائن آف کنٹرول اور دیگر سرحدی علاقوں کے ساتھ حالیہ پیش رفت کے بارے میں آگاہ کیا۔ جے کے این ایس کے مطابق فوج کی شمالی کمان کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل پرتک شرما نے بدھ کو لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا سے ملاقات کی۔ جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف شمالی کمان لیفٹیننٹ جنرل پراتیک شرما نے بدھ کو یہاں/ 106

پاکستان نے 21 دن بعد بی ایس ایف جوان کو بھارت کے حوالے کردیا

سرینگر کے این ایس 14 مئی پاکستان نے بدھ کے روز بی ایس ایف کے جوان پرنم کمار شا کو ہندوستان کے حوالے کر دیا، 21 دن بعد جب اسے پنجاب میں دونوں ممالک کے درمیان بین الاقوامی سرحد سے رینجرز نے پکڑا تھا۔ کشمیر نیوز سروس (کے این ایس) کے مطابق بی ایس ایف کے ترجمان نے بتایا کہ کانسٹیبل کو پاکستان رینجرز نے صبح 10:30 بجے امرتسر ضلع میں مشترکہ چیک پوسٹ (جے سی پی) اٹاری (پاکستان کے/ 110

چیف سیکرٹری کا جموں کے سرحدی علاقوں کا دورہ

شیلنگ کے بعد ریلیف اقدامات کا جائزہ لیا

جموں انفو چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے زمینی صورتحال کا جائزہ لینے اور متاثرہ عوام کی فلاح و بہبود کو یقینی بنانے کے مقصد سے سرحدی سب ڈویژن اکھنور اور کھور کا دورہ کیا جہاں گزشتہ کچھ دنوں سے سرحد پار سے مسلسل گولہ باری ہوئی تھی۔ دورے کے دوران چیف سیکرٹری کے ہمراہ صوبائی کمشنر/ 109

ہندوپاک سرحدی کشیدگی میں توقف

سرینگر سے عازمین حج کی روانگی کا دوبارہ آغاز

642 عازمین حج کا دوسرا قافلہ 4 پروازوں میں دہلی روانہ

دہلی سے 2 پروازوں کے ذریعے مدینہ منورہ روانہ ہوں گے

سرینگر ۱۴ مئی جے کے این ایس بھارت اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی اور سرینگر بین الاقوامی ہوائی اڈے سے سول فلائٹ آپریشن بحال ہونے کے بعد بدھ کے روز سرینگر سے عازمین کی روانگی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوا۔ جے کے این ایس کے مطابق بدھ کو سرینگر کے بین الاقوامی ہوائی اڈے سے 642 حجاج کرام پر مشتمل 4 پروازوں نے دہلی کیلئے اڑان بھری اور دہلی سے یہ عازمین 2 پروازوں کے ذریعے مدینہ منورہ روانہ ہوں گے۔ اسے پہلے مختلف علاقوں سے عازمین منگل کی شام اور بدھ کو علی الصبح حج ہاؤس سری نگر پہنچے، جہاں سے اُنھیں خصوصی گاڑیوں میں سری نگر ائیرپورٹ پہنچایا گیا۔ جموں و کشمیر حج کمیٹی کے ایگزیکٹیو آفیسر ڈاکٹر شجاعت احمد قریشی نے کہا کہ آج یعنی منگل 14 مئی کو 642 عازمین سرینگر ہوائی اڈے سے 4 پروازوں میں دہلی روانہ ہوئے اور 2 پروازوں کے ذریعے عازمین دہلی سے مدینہ منورہ روانہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ سرینگر ہوائی اڈے پر حجاج کرام کیلئے/ 108

بارہمولہ اور سری نگر میں انتہائی دلدوز سڑک حادثات

3 نوجوان موٹر سائیکل سوار جاں بحق

وترگام واگورہ بارہمولہ اور مرشھل کپوارہ میں صف ماتم

سرینگر ۱۴ مئی جے کے این ایس بارہمولہ اور سری نگر میں منگل کی شام ہوئے 2 المناک سڑک حادثات میں 3 نوجوان موٹر سائیکل سوار جاں بحق ہو گئے جبکہ ایک 12 سالہ لڑکا زخمی ہو گیا۔ جے کے این ایس کو ملی تفصیلات کے مطابق ڈگری کالج بارہمولہ کے قریب منگل کی شام ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا، جس کے نتیجے میں ایک نوجوان موٹر سائیکل سوار ہلاک اور ایک 12 سالہ لڑکا معمولی زخمی ہو گیا۔ متوفی کی شناخت 22 سالہ عرفان احمد ملک ولد غلام محی الدین ملک ساکن وترگام واگورہ کے بطور ہوئی ہے۔ اطلاع کے مطابق واردات کے وقت عرفان موٹر سائیکل پر سوار تھا۔ ایک 12 سالہ لڑکا مصیب مشتاق ولد مشتاق احمد مغل ساکن پرم پیلا اوڑی، اس حادثے میں زخمی ہوا۔ اسے فوری طور پر جی ایم سی بارہمولہ منتقل کیا گیا، جہاں اسکی/ 107

عوام کی حفاظت حکومت کی اولین ترجیح ۔ سریندر چودھری

راجوری میں سرحدی علاقوں کا دورہ کیا، لوگوں کو حفاظتی اقدامات میں اضافے کی یقین دہانی کرائی

راجوری انفو نائب وزیر اعلیٰ مسٹر سریندر کمار چودھری نے سرحد پار سے حالیہ گولہ باری کے بعد ضلع راجوری کے نوشہرہ سب ڈویژن کے سرحدی علاقوں کا وسیع دورہ کیا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے اپنے دورے کے دوران گولہ باری کی وجہ سے گھروں کو پہنچے نقصان کا معائنہ کیا، متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی اور مختلف مقامات پر رہائشیوں سے بھی بات چیت کی۔ بات چیت کے دوران انہوں نے یقین دلایا کہ حکومت مصیبت کی اس گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہے اور وسائل اور کوششوں کو فعال طور پر متحرک کر رہی ہے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ انہیں کسی قسم کی تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ انہوں نے یہ بھی یقین دہانی کرائی کہ ایل او سی کے قریب رہنے والے ہر ایک رہائشی کی حفاظت ہماری اولین ترجیح ہے اور اس سلسلے میں ممکنہ اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ اپنے دورے کے دوران نائب وزیر اعلیٰ نے مختلف مقامات پر متعدد وفود سے ملاقات کی جس میں مقامی باشندوں نے انہیں مختلف امور کے/ 112

عمر عبداللہ کی قیادت والی حکومت جموں و کشمیر کے

ہر شعبے اور سماج کے ہر طبقے کی ہمہ جہت ترقی کیلئے پُرعزم ہے ۔ سکینہ ایتو

سکینہ ایتو نے آیوش اینڈ ویلنس سینٹر، او پی ڈی اور ٹراما ہسپتال

اننت ناگ انفو وزیر برائے صحت و طبی تعلیم، سماجی بہبود اور تعلیم سکینہ ایتو نے بجبہاڑہ میں ٹراما ہسپتال کے آؤٹ پیشنٹ ڈیپارٹمنٹ (او پی ڈی)، آیوش اینڈ ویلنس سینٹر اور دیگر اہم شعبوں کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر سکینہ ایتو نے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عمر عبداللہ کی/ 111

نندنہ؛ پوٹھوہار کی بہت سی کہانیوں کا راز دار

ڈاکٹر سید محمد عظیم شاہ بخاری

عالمی یوم کوہسار کے ایک دل چسپ سفر کی روداد

ایک وقت تھا جب اس ملک میں پہاڑوں کا عالمی دن آتا تھا اور گزر جاتا تھا، لیکن آہستہ آہستہ جیسے جیسے پھیلتی گئی ویسے ویسے عوام الناس خصوصاً سیاح برادری میں اس دن کو جوش وخروش سے منانے کا رجحان بڑھتا رہا اور اب ماشاء اللہ، ہر سال ہی یہ دن پہاڑی مقامات پر جا کر منایا جا رہا ہے۔

ہم نے بھی گذشتہ دو سال متواتر یہ دن ٹلہ جوگیاں پر جا کر منایا اور اس سال اسی کے قریب واقع ''نندنہ'' کا پروگرام بنایا جو قدیم بھی ہے اور خوب صورت بھی۔

خان پور سے ہو کر یہ مسافر گوجرانوالہ پہنچا جہاں ہمارے دوست تھویر ملک صاحب نے ہمیں خوش آمدید کہا جو ایک استاد اور فوٹوگرافر ہیں۔

شہر محبت، گوجرانوالا

گوجرانوالا میں ہم نے درزیاں والی کوٹھی، گھنٹہ گھر، گوردوارہ گرو سنگھ سبھا اور گرونانک خالصہ کالج دیکھا جس کی تفصیل عن قریب گوجرانوالہ پر ایک مفصل مضمون میں بیان کی ''جاوے'' گی۔ اس کے بعد بعد گھنٹہ گھر بازار میں ''امرتسری ہریسہ'' کا رخ کیا جو گوجرانوالا میں ہریسے کی ایک قدیم دوکان ہے۔ بھئی مجھے تو لاہور سے زیادہ گوجرانوالا کا ہریسہ پسند آیا باقی سب کی اپنی اپنی پسند ہے۔

اس کے بعد ہم نے جگر عمران احسان مغل کے گھر کا رخ کیا جو انگریزی کے استاد ہونے کے ساتھ ایک بہترین منظر باز بھی ہیں۔ اُن کے ہاں کافی پینے کے بعد کچھ دیر آرام کیا تب تک باقی احباب بھی یہیں جمع ہو گئے اور یوں سات لوگوں پر مشتمل یہ چھوٹا سا کارواں گجرات کے لیے روانہ ہوا جس میں ہم تینوں سمیت ہمارے سالار، ذیشان رشید (معلم، مبصر، سیاح)، ہمارے علمی مرشد جناب شہزاد اسلم صاحب، پیارے مرید عدنان اقبال بھائی (گرافک ڈیزائنر، شاعر) اور ذیشان صاحب کے صاحب زادے مجتبیٰ شامل تھے۔

گجرات پہنچ کے دو سواریوں کو اٹھایا جن میں فائن آرٹس ڈیپارٹمنٹ یونیورسٹی آف گجرات کے اسسٹنٹ پروفیسر اور سیاح، واجد علی ڈہرکی والا اور ان کے صاحب زادے محسن شامل تھے۔ ایک بولان میں اتنے لوگ سامان سمیت کس طرح بیٹھے، اس پر مورخ خاموش ہے اور خاموشی ہی بہتر ہے۔

گجرات سے باغانوالا

گجرات سے ڈنگہ، چیلیانوالا اور پھر رسول بیراج سے ہو کر ہم پہنچے اس سڑک پر جو جلال پور شریف کی طرف جاتی تھی اور جس پر ہماری زندگی کا ایک کڑا امتحان لکھا تھا۔ انتہائی خستہ حال اور ادھ مری سڑک جس پر جا بجا پانی کے جوہڑ اور اڑتی ہوئی مٹی تھی۔ جب باغانوالا میں رات کے کھانے کی بریک لگی تو ہم سب اپنی کمر اور اس سے ملحقہ لوازمات کو سہلاتے ہوئے فرید بھائی کے ٹرک ہوٹل کی چارپائیوں پر ڈھے گئے۔ اگرچہ راستے میں سنگھاڑے، چائے اور رَجگ کا دور چلتا رہا تھا لیکن بھوک پھر بھی زوروں پر تھی۔

یہاں ہم نے دال ماش اور سالن سے ''ہاں جھل'' کیا، تب تک عمران بھائی نے گھر سے لائے گئے مسالاجات کو بھونا، راستے سے لیا گیا چکن کا گوشت صاف کر کے مکس کیا اور اپنے چاہت کے تڑکے کے ساتھ گرما گرم چکن کڑاہی دسترخوان پر لا رکھی۔ اگرچہ ایسے ہوٹلوں پر کھانا اچھا ملتا ہے لیکن عمران بھائی جیسے تجربہ کار بندے کی بنائی گئی کڑاہی کے کیا کہنے۔۔۔ مزہ کرا دیا۔

کھانے سے فارغ ہو کے ہم سب ایک بار پھر سے اس بولان ڈبے میں بیٹھ گئے جس میں بیٹھنا اپنے آپ میں ایک آرٹ ہے اور میں سمجھتا ہوں ہماری ٹانگوں اور جوڑوں کو اس پر ایوارڈ ملنا چاہیے۔

نندنہ کی کہکشاں

رات کے آٹھ بجے فرید بھائی کی معیت میں یہاں سے نندنہ کی طرف سفر شروع ہوا۔ وہ بائیک پر ہمارے آگے آگے تھے۔ نندنہ ہائیکنگ ٹریک کے ساتھ قلعہ روہتاس کے ہم شکل، نئے نویلے کنوارے ریزارٹ میں ہم نے اپنا سامان رکھا جس کے اندر صرف چھت اور فرش بنا کے چھوڑ دیا گیا تھا۔ ہمارے ڈرائیور بھائی نے تو فوراً بستر لگایا اور سو گئے جب کہ ہم سب اپنے اپنے خیمے لادے اوپر گئے اور اس عمارت کی کھلی چھت پر اپنے خیمے لگانے شروع کر دیے جس کی دوسری جانب پہاڑ تھے۔

خیمے لگا کے فارغ ہوئے تو آسمان کو بغور دیکھا، ایک وسیع اور چمکتی ہوئی کہکشاں ہمارے سامنے مسکرا رہی تھی۔ یا اللہ بچپن میں جب صحن میں سوتے تھے تب اتنے تارے نظر آتے تھے اور پھر ستارے ہمارے شہروں سے روٹھ گئے۔ آج پوٹھوہار کے یہ ستارے اتنے ہی دل کش لگ رہے تھے جتنے کے بچپن میں لگتے تھے۔ اور ان میں گزرتے وہ جہاز، جسے بچپن میں دیو اور جن کہہ کے ہمیں ڈرایا جاتا تھا اور ہم معصوم یہ بات سچ مان کے چادر میں دبک جاتے تھے۔ کیا دور تھا وہ۔

اس خوب صورت منظر کی عکاسی سے فارغ ہوئے تو عدنان بھائی نے ''کافی تیار ہو گئی ہے'' کی آواز لگائی اور احباب نیچے کی طرف بھاگے جہاں اینٹوں کا عارضی چولھا تیار کر کے کافی بنائی جا رہی تھی۔ کافی کے بعد گپ شپ کا دور چلا اور ایک ایک کر کے احباب نیند کی وادی میں اترتے چلے گئے۔

صبح سویرے جب آنکھ کھلی تو کچھ دوست آسمان پر نظریں جمائے کھڑے تھے۔ سورج ابھی برآمد ہونا تھا۔ زبردست قسم کی ٹھنڈ میں ہم بھی خیمے سے باہر نکلے اور سورج کی جھلک پاتے ہی دھڑا دھڑ فوٹوگرافی اور ویڈیوگرافی شروع کر دی۔

سورج گرافی کرنے کے بعد سب تازہ دم ہوئے اور ناشتہ کر کے ہم نے نندنہ قلعے کی طرف قدم بڑھا دیے۔

نندنہ تک جانے والا پہاڑی راستہ جو ایک دور میں کچا اور دشوار ہوا کرتا تھا آج ایک خوب صورت ٹریک کی شکل اختیار کر چکا ہے جس کے گرد ریلنگ لگا کر اسے فینسی بنا دیا گیا ہے۔ بیچ بیچ میں آرام کے لیے مصنوعی چھتریاں بھی بنائی گئی ہیں۔ سابق وزیر اعظم عمران خان نے اس جگہ پر خصوصی توجہ دی اور سیاحوں کے لیے ریزاٹ تعمیر کروانے سمیت کئی بہترین اقدامات کیے۔ میرے نزدیک دور دراز کے اس پہاڑی علاقے میں جہاں ابھی سیاحوں کا آنا جانا قدرے کم ہے، اسٹیل کی بنی ریلنگ کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اس کے بغیر بھی کام چلایا جا سکتا تھا۔

کچھ پکی پگڈنڈیوں، ندیوں اور کھجور کے درختوں سے ہوتے ہوئے ہم پہاڑوں کے بیچ جا پہنچے جہاں یہ ٹریک بل کھاتا ہوا گزر رہا تھا۔ یہاں کے پہاڑ عجیب وغریب تھے۔ مختلف ہیئت کے یوں جیسے امریکی ریاست ''یوتھاہ'' کے نیشنل پارکس میں ہیں۔ سردیوں کی ٹھنڈی صبح میں دوستوں کے ساتھ یہ نظارہ، کیا کہنے۔ آہستہ آہستہ یہ ٹریک اوپر کو اٹھ رہا تھا اور پہاڑ بھی حجم میں بڑے ہوتے جا رہے تھے۔ لگ بھگ چالیس منٹ کے ٹریک کے بعد نندنہ کا قدیم مندر ہمارے سامنے تھا۔

نندنہ قلعہ اور شیو مندر

ضلع جہلم میں کوہِ نمک کے شرقی کنارے پر، باغانوالا کے قریب پہاڑی کی چوٹی پر واقع صدیوں پرانا نندنہ کا قلعہ ایک تاریخی اہمیت رکھتا ہے جس کی بنیاد لگ بھگ نویں صدی میں ہندوشاہی خاندان کے ایک شہزادے نے رکھی۔

کہتے ہیں کے اس کا نام ایک ہندو بھگوان کے افسانوی باغ ''نندنہ'' کے نام پر رکھا گیا تھا۔

پہاڑوں کے درمیان واقع دفاعی نوعیت کا حامل یہ قلعہ نندنہ پاس کی نگرانی اور شمال و مغرب سے حملہ آوروں کی روک تھام کے لیے بنایا گیا تھا۔

نندنہ پاس پتھر کا وہ راستہ تھا جو دہلی کو جدید دور کے افغانستان سے ملاتا تھا۔

مشہور ڈچ اسکالر ''پی ایچ ایل ایگرمونٹ'' نے اپنی مشہور کتاب ''الیگزینڈرز کمپین ان سدرن پنجاب'' میں اس درے کا تذکرہ اسی راستے کے طور پر کیا ہے جسے سکندر اعظم نے **326** قبل مسیح میں راجا پورس کے خلاف ہائیڈاسپس کی جنگ میں استعمال کیا تھا۔

ایک اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ سکندر یونانی کی فوج کے گھوڑوں نے پہلی بار اسی مہم کے دوران پتھر چاٹ کر کھیوڑہ کی نمک کی کانوں کی اصلیت دریافت کی تھی۔

1904 کے جہلم گزیٹیر کے مطابق

''مندر تباہ شدہ حالت میں ہے لیکن دیکھا جا سکتا ہے کے اس کی دو منزلیں تھیں اور ایک زینہ بالائی منزل کو جاتا تھا اور دوسری منزل کے گرد بھی ایک راہداری تھی۔ کٹاس کا بڑا مندر بھی اندر سے اسی طرز پر تعمیر شدہ ہے۔ نندنہ کا مندر کشمیری طرز کا ہے جو بہت قدیم زمانے کے ایک پلیٹ فارم پر کھڑا ہے جو مندر کی نسبت زیادہ پرانا ہو گا۔ قلعے کی باقیات میں سے دو نیم قوسی برج پہاڑی کے رخ پر آج بھی کھڑے ہیں جو سینڈ اسٹون کے بڑے بلاکس کو نفاست سے تراش کے بنائے گئے ہیں۔

بعد کے زمانے میں مندر کے قریب ایک مسجد کا اضافہ کر دیا گیا اور اب یہ بھی تباہ حال ہے۔''

مشہور سیاح اور مصنف سلمان رشید اس حوالے سے یوں رقم طراز ہیں:

''غالباً اس خطے کے پُرامن دن وہ تھے جب یہ کشمیریوں کی حکومت میں تھا۔ کرکوٹا خاندان کا بادشاہ للت آدتیہ (جس نے **624**ء سے **660**ء تک کشمیر پر حکومت کی) پنجاب کے ایک بڑے حصے بشمول ٹیکسلا، کوہِ نمک اور ہزارہ، کو اپنے زیر تسلط لے آیا۔

وہ نہ صرف ایک فاتح تھا بلکہ ایک ماہر تعمیر بھی تھا جس نے سالٹ رینج میں عقیدتی فن تعمیر کا دور شروع کیا۔ اور پھر اگلے دو سو سالوں میں قندھار تک جاتی اونچی سڑک پر قلعہ بند مندروں کا ایک سلسلہ دیکھا گیا۔

یہ عمارتیں، جو شاہیہ مندروں کے نام سے مشہور ہوئیں، اگلی چار صدیوں تک مذہبی سرگرمیوں کا مرکز رہیں۔ اب ان مندروں کے کھنڈرات میں کوئی زائرین نہیں ہیں، صرف تاریخ اور آثار قدیمہ میں دل چسپی رکھنے والے عجیب سیاح ہیں، جن کے لیے سالٹ رینج کی یہ عمارتیں ایک شان دار ماضی کی یاد دہانیاں ہیں۔''

نندنہ میں آج ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ایک قلعے کے کھنڈرات ہیں جن میں ایک مندر اور ایک مسجد ملتی ہے۔ مندر کو شیو مندر کے نام سے جانا جاتا ہے جو کوہِ نمک کے دیگر مندروں (جیسے کٹاس راج اور ملوٹ) سے مماثلت رکھتا ہے۔

شیو مندر کو ہندوشاہی راج کے بادشاہ ''جے پال'' کے بیٹے آنند پال نے قرون وسطیٰ کے ابتدائی دور میں تعمیر کیا تھا۔

مخدوش حالت میں کھڑے اس مندر کے بیشتر حصے کو جدت کے ساتھ مرمت کیا گیا ہے جس سے اوپر کا حصہ قدیم اور نیچے کا نیا نیا لگتا ہے۔ غربی حصہ اور چھت گر چکی ہے جب کہ اندرونی گنبد آدھی گولائی میں اب بھی تاریخ سے کھلواڑ کرنے والوں کا منہ چڑا رہا ہے۔ کھنڈر کے نیچے قدیم قلعہ بندی اب بھی ایک کھردری پتھر کی دیوار کے طور پر دکھائی دیتی ہے۔

مغل سلطنت کے دوران بھی نندنہ ایک اہم تفریح گاہ رہی ہے۔ مغل شہنشاہ جلال الدین اکبر اور جہانگیر کے بارے میں کہا جاتا ہے کے یہ ان کی پسندیدہ شکار گاہ تھی جہاں وہ پرندوں اور ہرن کے شکار کے لیے آیا کرتے تھے۔

محمود غزنوی کی مسجد

مندر کے قریب مغرب میں واقع مسجد، محمود غزنی نے ہندو شاہی راج سے اس جگہ پر قبضہ کرنے کے بعد تعمیر کی تھی۔

جہلم گزیٹئر کے مطابق

''تقریباً **1008**ء میں محمود نے بالناتھ کے پہاڑوں میں نندنہ کے خلاف چڑھائی کی اور قلعے کو تسخیر کرنے کے بعد جئے پال کے بیٹے آنند پال کے تعاقب میں کشمیر چلا گیا۔ تاریخ اور سال کے فرق سے طبقات اکبری میں بھی یہی کہانی ملتی ہے۔''

پتھر سے بنی یہ مسجد زیادہ بڑی نہیں ہے۔ اس کی محرابیں اب بھی دیکھی جا سکتی ہیں جب کہ چھت غائب ہے۔

البیرونی کی رصدگاہ

شیو مندر کے پاس ہی البیرونی پوائنٹ یا البیرونی کی رصد گاہ واقع ہے جو دور سے بھی نظر آ جاتی ہے۔

5 ستمبر **973**ء کو موجودہ ازبکستان کے علاقے خوارزم میں پیدا ہونے والے البیرونی کا پورا نام ''ابوریحان محمد بن احمد'' المعروف البیرونی تھا جو اپنے دور کے بہت بڑے محقق اور سائنس داں تھے۔ وہ خوارزم کے مضافات میں ایک قریہ، ''بیرون'' میں پیدا ہوئے اور اسی کی نسبت سے البیرونی کہلائے۔ البیرونی بوعلی سینا کے ہم عصر تھے۔

البیرونی کو ''انڈولوجی'' کا بانی اور جدید جیوڈیسی (سائنس کی وہ شاخ جس میں زمین کی پیمائش اور جغرافیائی مقامات کا تعین کیا جاتا ہے) کا باپ بھی کہا جاتا ہے۔ گیارہویں صدی میں علم کی پیاس البیرونی کو ہندوستان لے آئی جہاں انہوں نے اس خطے کی تاریخ، مذاہب، ثقافت اور سائنس کو ریکارڈ کیا۔

کہتے ہیں کے البیرونی نے سال ہا سال تک پنجاب میں مشہور ہندو مراکز کی سیاحت کی، سنسکرت جیسی مشکل زبان سیکھی اور اس زبان میں دست یاب ادب کا مطالعہ کیا۔

ہندو برہمنوں سے روابط پیدا کیے اور ان سے پرانے علوم سیکھے جو عموماً وہ کسی کو نہیں سکھاتے تھے۔ پھر ہر قسم کی مذہبی، تہذیبی اور معاشرتی معلومات کو قلم بند کر دیا۔

تیار ہونے والے شاہکار کا نام ''تحقیق مالِلھند من مقول مقبول فی العقل او مرذول'' یا ''کتاب الہند'' رکھا گیا جو عربی زبان میں ہندوؤں پر لکھی گئی پہلی مستند ترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔ اس کتاب کے ذریعے ہندوؤں کی تاریخ سے متعلق جو معلومات وہ بہت کم یاب ہیں۔

ہندوستان میں رہ کر البیرونی نے نندنہ قلعہ میں اپنی ایک رصد گاہ قائم کی اور زمین کے رداس کو قدرے درستی کے ساتھ ناپا۔ انہوں نے نندنہ کو علم حاصل کرنے کے لیے ایک بہترین مقام قرار دیا۔ نندنہ میں کیے گئے تجربات کو انہوں نے اپنی کتاب ''قانون مسعودی'' میں بیان کیا جس کا نام انہوں نے سلطان محمود غزنوی کے بیٹے اور اس وقت کے حکم راں مسعود کے نام پر رکھا تھا۔ یہ **1030**ء میں شائع ہوئی اور اس دور میں ریاضی، نجوم، فلکیات اور سائنسی علوم کے موضوعات پر لکھی گئی دیگر کتب پر بازی لے گئی۔

موجودہ دور میں یہ جگہ ایک چبوترے اور پہاڑی پر مشتمل ہے جس کے بیچ ایک سوراخ ہے جہاں سے غروب آفتاب کا دلکش نظارہ دیکھا جا سکتا ہے۔ البیرونی کی وجہ سے ہی اس کمپلیکس کو ''البیرونی سینٹر'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

گم نام سپاہیوں کا قبرستان

مندر اور مسجد کے کنارے پر کھڑے ہوں تو نیچے کچھ دور پتھر کی بنی چند قبریں نظر آتی ہیں جس کے بارے کہا جاتا ہے کے یہ ان افغانی سپاہیوں کی قبور ہیں جنہوں نے یہاں کے مقامی گکھڑ قبائل کے ساتھ جنگ کی تھی۔ قبریں دیکھنے سے تو کافی پرانی لگتی ہیں لیکن اب ان پہ چونا پھیر دیا گیا ہے۔

کوہِ نمک کے نظارے

قبروں پر فاتحہ پڑھنے کے بعد ہم نے واپسی کے لیے نیا راستہ پکڑا جو پہاڑی کے درے سے ہو کے گزرتا تھا۔ یہاں کوئی ٹریک نہیں تھا، بس پتھر، پہاڑیاں اور مٹی۔

کانٹوں بھری جھاڑیوں اور قدرتی تراش خراش کے حامل پہاڑوں کے خوب صورت درے کو پار کرنے کے بعد ہم ایک تالاب کے کنارے جا ٹھہرے جو پہاڑی کے دامن میں تھا۔ سبزی مائل اس تالاب میں ہماری دل چسپی کا خوب سامان تھا، دو کیکڑے، ایک مینڈک اور کئی چھوٹی مچھلیاں۔

عمران بھائی کی طرف سے فوٹوگرافی اور ویڈیوگرافی میں مہارت کے کئی ثبوت دیے گئے جس کے بعد ہم یہاں سے چل پڑے۔ راستے میں مقامی افراد ایک پہاڑ کو توڑ رہے تھے جس سے پتھر، نیچے لڑھکتے اور راستہ بند کر دیتے۔ ہمیں دیکھ کے انہوں نے تھوڑی دیر وقفہ کیا تاکہ ہم آرام سے گزر جائیں۔ اور میں سوچنے لگا کہ کتنی مشکل زندگی ہے ان کی۔ کم مزدوری کے عوض پہاڑوں کے بیچ جان ہتھیلی پہ رکھ کے کام کرنا۔

یہ جگہ جہاں سے ہم واپس باغانوالہ کی طرف ٹریک کر رہے تھے پوٹھوہار کی خوب صورتی کا حسین امتزاج تھی۔ نباتات سے عاری منفرد شکل کے پہاڑ، چھوٹے چھوٹے ندی نالے، جھاڑیاں، بڑے پتھر اور سرخی مائل مٹی۔

طبعی خصوصیات، حیوانات و معدنیات

خاص کوہِ نمک کی سطح مرتفع زیادہ تر تحصیل پنڈ دادن خان میں ہے جو کٹے پھٹے پہاڑوں اور بیچ میں زرخیز زمین پر مشتمل ہے۔ یہاں کے زیادہ ندی نالے ریتیلے اور بارانی ہیں اس لیے پانی کو سوچ سمجھ کے استعمال کیا جاتا ہے۔

یہ نالے پہاڑیوں سے گرتے ہیں یا گھاٹیوں سے نکلتے ہیں جنہیں ''کس'' یا کسی کہتے ہیں۔ طوفانی بارشوں کے بعد یہ کئی گھنٹوں تک ناقابل عبور رہتے ہیں۔ البتہ کچھ جگہوں پر باریک سا دھارا سارا سال جاری رہتا ہے اور متعدد نالوں کی گزرگاہوں میں جوہڑ بن جاتے ہیں جو انسانوں سمیت مویشیوں کے لیے بھی فائدہ مند ہیں انہیں ''ترِمکن'' یا دھن کہتے ہیں۔

اسی طرح پانی میں نمک کی زیادتی کی وجہ سے کوہِ نمک کے نباتات بھی زیادہ اہمیت کے حامل نہیں سوائے دریائی علاقوں کی زرخیز مٹی میں اگنے والے درختوں کے۔

حیوانات کا ذکر کریں تو یہ علاقہ اپنے قدرتی خدوخال کی بدولت مختلف حیوانات کو پناہ دیے ہوئے ہے جن میں جنگلی بلے، لگڑبگڑ، چنداڑیال، چنکارا، باگھ، جنگلی خرگوش، نیولے اور پرندوں میں گدھ، کوے، سنہری زاغ، عقاب اور فلائی کیچر شامل ہیں۔

معدنیات میں یہ علاقہ خود کفیل ہے جہاں سے نمک اور جپسم کے علاوہ تعمیراتی پتھر بھی حاصل کیا جاتا ہے۔ پلاسٹر آف پیرس کے لیے مختلف قسم کی سرخ مٹی بھی وافر ہے جب کہ کوہِ نمک کے کئی مقامات سے لوہا، تانبا، سلفر اور سیسہ بھی نکالا جا رہا ہے۔

باتیں کرتے اور علاقے کی خوب صورتی کو سموئے ہم نندنہ ریزاٹ تک آ پہنچے جہاں ہماری سواری تیار کھڑی تھی۔ باغانوالہ میں پھر فرید بھائی کے ہوٹل پہ طعام سے لطف اندوز ہوئے اور واپسی پر نیا راستہ پکڑا۔ ہمارا ارادہ ہرن پور سے وکٹوریہ پل کو کراس کرنے کے بعد منڈی بہاوالدین، اور پھر آگے جانے کا تھا۔ وکٹوریہ پل تک پہنچے تو معلوم ہوا کے یہاں چلنے والا دریائی بیڑہ آج بند ہے۔ وقت اور انرجی سب ضائع۔ چلیں تب تک آپ کو اس کی تاریخ بتاتا ہوں۔

وکٹوریہ پل اور سندھ ساگر ریلوے؛

ہرن پور کا یہ ریلوے پل برطانوی دور حکومت میں بنائے گئے ریلوے پلوں میں ایک شان دار اضافہ تھا۔ لوہے سے بنا یہ پل موجودہ ضلع جہلم کے ہرن پور اسٹیشن اور منڈی بہاؤالدین کے چک نظام ریلوے اسٹیشن کو ملانے کے لیے غالباً **1890** کی دہائی میں تعمیر کیا گیا تھا، جسے پھر **1936** میں مرمت کر کے بہتر کیا گیا تھا۔

دریائے جہلم پر بنا یہ خوب صورت لوہے کا شاہ کار دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے جس کے آس پاس سرسبز کھیت کھلیان ہیں۔

اگرچہ یہ پل ٹرینوں کے لیے ہے لیکن پیدل مسافر اور موٹرسائیکل سوار بھی اسے پار کرتے ہیں، جب کہ گاڑیوں اور دیگر سامان کو بیڑے کے ذریعے پار لگایا جاتا ہے۔

یہ ریلوے لائن، اپنے ''ڈائمنڈ کراس ریلوے کراسنگ'' کی وجہ سے پورے پاکستان میں مشہور ملکوال جنکشن (جو شورکوٹ-لالہ موسیٰ برانچ لائن پر واقع ہے) سے خوشاب تک جاتی ہے جو ملکوال خوشاب برانچ لائن کہلاتی ہے۔

ملک وال سے خوشاب تک اس برانچ لائن کی تعمیر **1884**ء سے **1939**ء کے درمیان ''سندھ ساگر ریلوے'' کے ایک حصے کے طور پر گئی تھی۔ یاد رہے کے دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان کے علاقے کو سندھ ساگر دوآب کہا جاتا ہے۔

مئی **1887**ء میں وکٹوریہ پل کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد ملکوال سے خوشاب تک جو ریل کی پٹڑی بچھائی گئی۔ اس کا مقصد معدنیات سے مالا مال اس خطے کو ریل کے ذریعے بقیہ ملک سے جوڑنا اور مال برداری کے لیے سہولت پیدا کرنا تھا۔

اسی لائن کی بدولت مشہور معدنیاتی ذخائر کے حامل شہر جیسے ڈنڈوت، کھیوڑہ اور غریبوال بھی ریلوے کے نظام سے منسلک ہوئے جس سے نمک، جپسم اور سیمنٹ کی ترسیل میں آسان ہو گئی۔

دس کلومیٹر لمبی ''ڈنڈوت لائٹ ریلوے''، تنگ گیج کی پٹڑی پر مشتمل تھی جو **1905** میں ڈنڈوت ریلوے اسٹیشن سے چلیسا جنکشن ریلوے اسٹیشن تک چالو کی گئی۔ اسے خاص کھیوڑہ کی کانوں سے نمک کی ترسیل کے لیے بچھایا گیا تھا۔ یہ **1996** میں بند کر دی گئی۔

1939 میں جب یہ پل ریلوے ٹریفک کو سنبھالنے جوگا نہ رہا تو اسے پرانے گھاٹوں پر مکمل طور پر دوبارہ گرڈ کرنا پڑا۔ آج کل ملکوال سے پنڈ دادن خان تک یہ ٹریک آپریشنل حالت میں ہے جب کہ آگے کے اسٹیشن ویران پڑے ہیں۔

دریائی بیڑا نہ ملنے پر ہم نے ہمت کی اور لمبا روٹ پکڑا۔ ہرن پور سے براستہ پنڈ دادن خان انٹرچینج پہنچے اور وہاں سے سالم تک موٹروے پر۔ سالم انٹرچینج سے اتر کے ہم نے گوجرہ (ایک قصبہ) اور کٹھیالہ شیخان سے ہوتے ہوئے منڈی بہاوالدین چائے کی بریک لگائی۔ آدھ گھنٹے میں تازہ دم ہو کر ہم منڈی سے پھالیہ، کنجاہ اور گجرات پہنچ گئے۔

آپ بھی اگر آج کل میں نندنہ جانا چاہتے ہیں تو یہی راستہ لیجیے گا۔ کچھ لمبا ہے پر آرام دہ ہے۔

گجرات میں واجد بھائی کو چھوڑتے ہوئے ہم گوجرانوالہ پہنچے جہاں عین وقت پہ رات گئے مجھے بہاول پور کی بس مل گئی۔ بہاول پور سے خان پور کا راستہ بھی طے ہوا اور اگلے دن ہم ڈیوٹی پر۔

کیسے پہنچے؟؟ یہ ہم ہی جانتے ہیں۔

رہے نام اللہ کا۔

امریکہ کا ۱۱ ہزار افغان پناہ گزینوں کا قانونی تحفظ ختم کرنے کا فیصلہ

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ نے افغانستان میں سیاحت میں اضافے کو جواز بنا کر امریکہ میں مقیم ۱۱ ہزار سے زائد افغانی پناہ گزینوں کیلئے انسانی تحفظات کی منسوخی درست قرار دے دی ہے۔ پیر کو انتظامیہ نے ان ۱۱ہزار۷۰۰ افغان شہریوں کی عارضی قانونی حیثیت ختم کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا، جو ۲۰۲۱ء میں امریکہ کے انخلا کے بعد ملک چھوڑ کر آئے تھے۔ محکمہ ہوم لینڈ سیکوریٹی کی سیکریٹری کرسٹی نوم نے ایک بیان میں کہا: ''یہ انتظامیہ عارضی تحفظاتی حیثیت (ٹی پی ایس) کو اسکے اصل عارضی مقصد کی طرف واپس لا رہی ہے۔'' انہوں نے مزید کہا: 'ہم نے افغانستان کی صورتحال کا اپنے بین الاداری شراکت داروں کیساتھ مل کر جائزہ لیا ہے، اور یہ ٹی پی ایس کیلئے درکار شرائط پوری نہیں کرتی۔ افغانستان میں سیکوریٹی کی صورتحال بہتر ہوئی ہے اور اسکی مستحکم ہوتی ہوئی معیشت اب ان کی وطن واپسی میں رکاوٹ نہیں بنتی۔'' محکمہ ہوم لینڈ سیکوریٹی نے وفاقی حکومت کو بھیجے گئے نوٹس میں دعویٰ کیا ہے کہ طالبان کے زیر کنٹرول افغانستان کی قومی سلامتی میں 'نمایاں بہتری' آئی ہے، اور 'افغان شہریوں کی وطن واپسی مسلح تصادم یا غیر معمولی اور عارضی حالات کی وجہ سے ان کی ذاتی سلامتی کیلئے خطرہ نہیں ہے۔' وفاقی رجسٹر میں موجود نوٹس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ''طالبان حکومت اپنا عالمی تشخص بہتر بنانے کیلئے سیاحت کو فروغ دے رہی ہے۔'' نوٹس میں کہا گیا: 'افغانستان میں سیاحت میں اضافہ ہوا ہے کیونکہ اغوا کی شرح میں کمی واقع ہوئی ہے۔ چند رپورٹس کے مطابق سیاح اپنے تجربات سوشل میڈیا پر شیئر کر رہے ہیں، جس میں پرامن دیہی علاقوں، مقامی لوگوں کی مہمان نوازی اور ثقافتی ورثے کو اجاگر کیا جا رہا ہے۔'' تاہم نوٹس میں بتایا گیا کہ ملک میں اب بھی دو کروڑ ۳۰ لاکھ افراد کو ہنگامی انسانی امداد کی ضرورت ہے، لیکن محکمہ ہوم لینڈ سیکورٹی نے اسے تسبتاً کامیابی قرار دیا ہے

کانز کا آغاز: ہالی ووڈ کی اہم شخصیات نے غزہ نسل کشی کی مذمت کرنے والے کھلے خط پر دستخط کئے

ہالی ووڈ کی ۳۸۰ سے زائد اہم شخصیات نے ایک کھلے خط پر دستخط کئے ہیں جس میں انہوں نے غزہ پٹی میں اسرائیلی نسل کشی کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ''ہم غزہ ''نسل کشی'' کے خلاف خاموش نہیں رہ سکتے۔ دستخط کنندگان میں ہالی ووڈ کے مشہور اداکار، ہدایتکار اور کھلاڑی وغیرہ شامل ہیں جنہوں نے فلسطینی فوٹو جرنلسٹ حسونہ کی موت کی بھی مذمت کی ہے۔ ہالی ووڈ کی ۳۸۰ سے زائد اہم شخصیات، جن میں شینڈلر لسٹ میں شامل ہونے والے رالف فائنس بھی شامل ہیں، نے غزہ میں اسرائیلی نسل کشی کی مذمت کی ہے اور کانز فلم فیسٹیول کے افتتاح سے قبل ایک کھلا خط لکھا ہے۔ اپنے کھلے خط میں فنکاروں نے لکھا ہے کہ ''ہم غزہ میں جاری ''نسل کشی'' کے خلاف خاموش نہیں رہ سکتے ہیں۔''

ٹرمپ سعودی عرب پہنچے، شاندار خیر مقدم، کئی اہم معاہدوں کا امکان

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ دنیا کے بیشتر ممالک پر محصولات عائد کرنے کے بعد نئی سرمایہ کاری اور تجارتی معاہدے کے حصول کیلئے اب تیل کی دولت سے مالا مال مشرق وسطیٰ کے چار روزہ دورے پر سعودی عرب پہنچ گئے ہیں۔ یہ ان کے دورے کا پہلا پڑاو ہے۔ اس کے بعد اپنے دورے میں صدر ٹرمپ قطر اور متحدہ عرب امارات بھی جائیں گے۔ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض پہنچنے پر امریکی صدر کا سعودی ولی عہد محمد بن سلمان نیہوائی اڈے پر شاندار استقبال کیا۔ اس موقع پر امریکی صدر کو عرب کا روایتی قہوہ بھی پیش کیا گیا۔ اس دورے میں کئی اہم معاہدوں کی امید کی جا رہی ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کی ایک رپورٹ کے مطابق وہائٹ ہاوس میں دوبارہ قدم رکھنے کے بعد یہ ٹرمپ کا پہلا بڑا غیر ملکی دورہ ہے، جس کا زیادہ تر محور تیل سے مالا مال خطے سے تجارتی معاہدے اور نئی سرمایہ کاری کی کوششیں ہوں گی۔ امریکی صدر کے دورہ سعودی عرب کے موقع پر اُن کے ہمراہ ایلون مسک بھی ہیں۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب صدر کو سیکوریٹی سے متعلق خدشات کا سامنا ہے، جن کا اظہار موجودہ اور سابق امریکی فوجی، دفاعی اور خفیہ سروس اہلکاروں نے کیا ہے۔ یہ خدشات قطر کی جانب سے امریکہ کو ایک پرتعیش طیارہ بطور تحفہ دینے کی پیشکش پر اٹھائے جا رہے ہیں، جو مبینہ طور پر صدر ٹرمپ کے استعمال کیلئے ہوگا۔ امریکی میڈیا کے مطابق اس دورے میں امریکی صدر ٹرمپ اور سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کے درمیان بات چیت متوقع ہے جس میں ایران کے جوہری پروگرام کو ختم کرنے کی امریکی کوششیں، غزہ کی جنگ کا خاتمہ، تیل کی قیمتوں کو قابو میں رکھنے کے ساتھ ہی دیگر اہم معاملات زیر بحث آئیں گے۔

غزہ: اسرائیلی حملوں میں 94 افراد شہید، اسپتال پر بمباری میں 2 صحافی شہید

اسرائیلی فورسیز نے مختصر وقفے کیلئے حملوں کا سلسلہ روکنے کے بعد ایک بار پھر غزہ پر بہیمانہ بمباری شروع کردی ہے۔ الجزیرہ کے مطابق اسرائیلی فورسیز نے خان یونس میں واقع نصر میڈیکل کمپلیکس پر بمباری کرکے عالم۲۴ نیوز ایجنسی کے ڈائریکٹر حسن اصلیح کی جان لے لی سمیت ۲ صحافیوں کی جان لے لی۔ غزہ پٹی میں پچھلے ۲۴ گھنٹوں میں ہونے والے حملوں میں کم از کم ۹۴ فلسطینی شہید ہوئے ہیں۔ اسرائیلی فوج نے پیر کیروز بیان جاری کیا کہ ''آدھی رات کے بعد کیے گئے آپریشن میں اسکا مقصد صحافی حسن اصلیح کو قتل کرنا تھا، حملے میں ایک خیمے کو نشانہ بنایا گیا جہاں ۱۰ سے زیادہ صحافی پناہ لئے ہوئے تھے، اس فضائی حملے میں ۲ فلسطینی صحافی شہید اور حسن اصلیح سمیت ۸ زخمی ہو گئے تھے۔'' اسرائیل نے اسپتال میں حماس کے کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر ہونے کے دعوے کا کوئی ثبوت نہیں دیا۔ معلوم ہو کہ حسن اصلیح فوٹو جرنلسٹ اور ویڈیو گرافر تھے، جنہوں نے ۲۰۲۳ء میں اسرائیل کی جانب سے غزہ پٹی پر وحشیانہ حملے شروع ہونے کے بعد سے مقامی اور علاقائی اور بین الاقوامی اداروں کیلئے باقاعدگی سے خدمات انجام دیں اور جنوبی غزہ میں خوفناک انسانی حالات کو دستاویزی شکل دی۔ پیر کی سہ پہر کو شائع شدہ ایک بیان میں اسرائیلی فوج نے دعویٰ کیا کہ ''اصلیح حماس کا دہشت گرد تھا۔'' واضح رہے کہ حسن اصلح کے سر اور ہاتھوں پر چوٹیں آئی تھیں، دو انگلیاں بھی کاٹنی پڑی تھیں، جنہیں ابتدائی علاج کے بعد دیکھ بھال کیلئے یورپی اسپتال منتقل کیا گیا تھا۔'' ناکہ بندی کے باعث ۵۷ بچوں کی بھوک سے موت'' عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے کہا ہے کہ غزہ پٹی میں تقریباً ۵ لاکھ افراد کو شدید بھوک کا سامنا ہے اور ۲ مارچ ۲۰۲۵ء سے اسرائیلی ناکہ بندی شروع ہونے کے بعد سے اب تک ۵۷ بچے غذائی قلت سے ہلاک ہو چکے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او نے پیر کو کہا کہ اگر صورتحال نہ بدلی تو اگلے ۱۱ ماہ میں پانچ سال سے کم عمر کے تقریباً ۷۱ ہزار بچے غذائی قلت کا شکار ہو سکتے ہیں۔ غزہ کی ۲۱ لاکھ کی پوری آبادی کو طویل وقت سے خوراک کے بحران کا سامنا ہے، جس میں تقریباً نصف ملین افراد غذائی قلت، بھوک، بیماری اور موت کی صورت حال میں ہیں۔ خیال رہے کہ سیکریٹری جنرل اقوام متحدہ نے غزہ کی ناکہ بندی ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ عالمی ادارہ صحت کے سربراہ ٹیڈروس ایڈہانوم نے کہا کہ دنیا غزہ میں قحط کے اعلان کا انتظار نہ کرے، خوراک کی کمی اور بنیادی ضروریات نہ ملنے سے فلسطینیوں کی اموات شروع ہو چکی ہیں۔

بلجیئم: برسلز میں نیتن یاہو کی گرفتاری کے نفاذ پر حکومت کو مجبور کرنے کی قرارداد پاس

برسلز کیپٹل ریجن پارلیمنٹ نے ایک تاریخی اقدام میں پیر کے روز متفقہ طور پر بلجیئم کی وفاقی حکومت پر زور دیا کہ وہ انٹرنیشنل کرمنل کورٹ (آئی سی سی) کے جاری کردہ گرفتاری وارنٹس کو نافذ کرے، جن میں اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کے خلاف گرفتاری وارنٹ بھی شامل ہیں، جس پر غزہ میں جنگی جرائم اور انسانیت کے خلاف جرائم کا ارتکاب کرنے کے الزامات ہیں۔ بلجیئم کے وزیراعظم بارٹ ڈی ویور کے پہلے بیان، جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر نیتن یاہو ملک کا دورہ کرے تو بلجیئم انہیں ''شاید'' گرفتار نہ کرے، نے سیاسی اور انسانی حقوق کے حلقوں میں شدید ناراضی پھیلا دی تھی۔ پارلیمانی قرارداد میں واضح طور پر آئی سی سی کے گرفتاری وارنٹ کو اسرائیلی اہلکاروں کے خلاف بلا استثنا نافذ کرنے کی اپیل شامل ہے

غزہ نسل کشی میں اسرائیل کی مدد کرنے پر ایمنسٹی اور حقوق تنظیموں نے برطانیہ پر مقدمہ دائر کیا

انسانی حقوق کے میدان میں سرگرم گروپس اور غیر سرکاری تنظیموں نے اسرائیل کو فوجی ساز وسامان فراہم کرکے غزہ نسل کشی میں اس کا ساتھ دینے کا الزام لگاتے ہوئے برطانوی حکومت کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے۔ تنظیموں کا کہنا ہے کہ برطانیہ غزہ میں جنگ کے دوران اسرائیل کو لڑاکا طیاروں کے پرزوں کی فراہمی کے ذریعے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل، ہیومن رائٹس واچ، آکسفیم جیسی عالمی سطح پر معروف حقوق انسانی کیلئے سرگرم اداروں اور تنظیموں کی حمایت سے فلسطینی حقوق کی تنظیم الحق نے برطانیہ کی جانب سے لاک ہیڈ مارٹن ایف-۳۵ لڑاکا طیاروں کیلئے بنائے گئے اجزاء کی برآمد کو روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اسرائیل ان امریکی جنگی طیاروں کو غزہ اور مغربی کنارے میں اپنی تباہ کن کارروائیوں کیلئے استعمال کر رہا ہے جس کے خوفناک اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

برطانیہ پر غزہ جنگ کے دوران اسرائیل کو لڑاکا طیاروں کے پرزے فراہم کرنیکا الزام

انسانی حقوق کی تنظیمیں اور این جی اوز برطانوی حکومت کو عدالت میں گھسیٹ رہی ہیں اور اس پر الزام عائد کر رہی ہیں کہ اس نے غزہ کی جنگ کے دوران اسرائیل کو لڑاکا طیاروں کے پرزے فراہم کرکے بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ ترک میڈیا کے مطابق ایمنسٹی، ہیومن رائٹس واچ، آکسفیم اور دیگر کی حمایت سے فلسطینی حقوق کی تنظیم 'الحق' اسرائیلی حکومت کی جانب سے لاک ہیڈ مارٹن ایف ۳۵ لڑاکا طیاروں کیلئے برطانوی ساختہ پرزوں کی برآمد روکنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ایمنسٹی برطانیہ کے سربراہ کا کہنا ہے کہ اسرائیل نے غزہ اور مغربی کنارے میں تباہ کن اثرات کیلئے امریکی جنگی طیاروں کا استعمال کیا ہے۔ اس طرح برطانیہ اپنی 'قانونی ذمہ داری نبھانے میں ناکام رہا ہے۔' آکسفیم کے مطابق طیارے میں ایندھن بھرنے کی جانچ، لیزر ٹارگیٹنگ سسٹم، ٹائر، ریئر فیوزلج، فین پروپلشن سسٹم اور انجیکٹر سیٹ سب برطانیہ میں بنائے گئے ہیں۔ 'الحق' کے کیس کی حمایت کرنے والے وکلا کا کہنا ہے کہ طیارہ برطانیہ میں تیار کردہ اجزاء کی مسلسل فراہمی کے بغیر پرواز نہیں کر سکتا۔ یہ واضح نہیں ہے کہ لندن کی ہائی کورٹ میں ۴ روزہ سماعت کے بعد اس کا فیصلہ کب سنایا جائے گا جو طویل عرصے سے جاری قانونی جنگ کا تازہ ترین مرحلہ ہے۔ گلوبل ایکشن لیگل نیٹ ورک (جی ایل اے این) کے وکلاء کا کہنا ہے کہ انہوں نے غزہ پر اسرائیل کے حملوں کے فوراً بعد یہ مقدمہ شروع کیا تھا۔ وکلاء کا کہنا تھا کہ برطانوی حکومت نے دسمبر ۲۰۲۳ء اور مئی ۲۰۲۴ء میں اسرائیل کو اسلحہ کی فروخت جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تھا، اس سے قبل ستمبر ۲۰۲۴ء میں ان ہتھیاروں کے لائسنس معطل کئے گئے تھے جو غزہ میں اسرائیلی فوج کے فوجی استعمال کیلئے تھے۔ لیبر پارٹی کی نئی حکومت نے اسرائیل کی جانب سے بین الاقوامی انسانی قوانین کی تعمیل کا جائزہ لینے کے بعد تقریباً ۳۰ لائسنس معطل کر دیئے تھے لیکن جزوی پابندی میں جدید ایف ۳۵ لڑاکا طیاروں کے برطانوی ساختہ پرزوں کا احاطہ نہیں کیا گیا تھا۔ برطانوی حکومت کے ایک ترجمان نے بتایا کہ نیٹو میں اس کے اسٹریٹجک کردار اور بین الاقوامی امن وسلامتی پر وسیع تر مضمرات کی وجہ سے پورے عالمی ایف ۳۵ پروگرام کو نظر انداز کئے بغیر اسرائیل کی جانب سے استعمال کیلئے ایف ۳۵ کے پرزوں کا لائسنس معطل کرنا فی الحال ممکن نہیں ہے۔

برطانیہ ''اجنبیوں کا جزیرہ'' بنتا جا رہا ہے: پی ایم اسٹارمر، امیگریشن کریک ڈاون جلد شروع کرنے کا اشارہ

برطانوی وزیراعظم کیئر اسٹارمر نے ''ناکام'' امیگریشن نظام کو درست کرنے کے عزم کو دہراتے ہوئے امیگریشن کی شرح کو کم کرنے کیلئے سخت پالیسیوں کا اعلان کیا۔ اتوار کو اس فیصلے کے اعلان کے فوراً بعد برطانوی لیڈر نے کہا کہ برطانیہ میں امیگریشن کی بڑی لہر کے بعد ملک پر ''اجنبیوں کا جزیرہ'' بننے کا خطرہ منڈلا رہا ہے۔ پیر کو اسٹارمر حکومت نے بڑے پیمانے پر اصلاحات کرنے کا فیصلہ کیا۔ حکومت کے مطابق، نئی پالیسیوں کے مؤثر نفاذ سے تارکین وطن کی تعداد میں سالانہ ایک لاکھ کی کمی آسکتی ہے۔ واضح رہے کہ سرکاری اعداد وشمار کے مطابق، نیٹ مائیگریشن، یعنی برطانیہ آنے والوں کی تعداد منہا وہ لوگ جو ملک چھوڑ کر جاتے ہیں

برطانیہ: سابق فوجیوں کا افغانستان اور عراق میں نہتے شہریوں کے قتل کا انکشاف

برطانیہ کی خصوصی افواج کے ۳۰ سے زائد سابق ارکین نے عراق اور افغانستان میں کارروائیوں کے دوران مبینہ جنگی جرائم کے چشم دید واقعات بیان کیے ہیں، جن میں شہریوں، قیدیوں اور یہاں تک کہ بچوں کے قتل شامل ہیں۔ بی بی سی کے پروگرام پینوراما کو دیے گئے انٹرویو میں، سابق فوجیوں نے بتایا کہ اسپیشل ایئر سروس (ایس اے ایس) اور اسپیشل بوٹ سروس (ایس بی ایس) کے ارکین اکثر غیر مسلح افراد کو ہتھکڑی لگے ہوئے یا سوتے میں قتل کر دیتے تھے۔ افغانستان میں تعینات ایک سابق ایس اے ایس سپاہی نے یاد کرتے ہوئے کہا کہ ''فوجیوں نے ایک چھوٹے لڑکے کو ہتھکڑی لگائی اور گولی مار دی۔ وہ واضح طور پر ایک بچہ تھا، لڑنے کی عمر سے بھی دور تھا۔'' ایک اور سابق فوجی نے کہا کہ قیدیوں کو مارنا روز مرہ کا معمول بن گیا تھا۔ اس نے مزید کہا کہ ''وہ کسی کو تلاش کرتے، ہتھکڑی لگاتے، پھر گولی مار دیتے، اور بعد میں ہتھکڑی کاٹ کر لاش پر ایک پستول رکھ دیتے۔'' سے کہیں زیادہ طویل ہیں۔ پہلی بار رائل نیوی کے ایس بی ایس پر بھی غیر مسلح اور زخمی افراد کو قتل کرنے کے الزامات لگے ہیں۔ ایک سابق ایس بی ایس سپاہی

ناردن ریلوے
ای- ٹنڈر نوٹس
صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے کام کررہے سینئر ڈویژنل مکینیکل انجینئر/ جموں - کشمیر کے نیچے درج فہرست کاموں/ سیواؤں کے لئے ای- ٹنڈر طلب کرتے ہیں۔ بولی دہندہ اپنی اصل/ ترمیمی بولیاں صرف تکمیل تاریخ ووقت تک ہی جمع کر سکیں گے۔ ان ٹنڈرز کے خلاف مینوئل آفر کی اجازت نہیں ہے۔ اور موصولہ ایسے کسی بھی مینوئل آفر کو نظر انداز کر دیا جائے گا۔
ٹھیکیداروں کو ان ٹنڈرز کیخلاف آن لائن ادائیگی کرنے کی اجازت ہے۔ دستاویز لاگت اور بیعانہ رقم صرف www.ireps.gov.in پورٹل پر دستیاب آن لائن ادائیگی طریقوں جیسے نیٹ بینکنگ ,ڈیبٹ کارڈ، کریڈٹ کارڈ وغیرہ کے ذریعے سے ہی جمع کی جاسکتی ہے۔ ڈیمانڈ ڈرافٹ ,بینکرس چیک ,جمع رسیدیں ,ایف ڈی آر وغیرہ کے ذریعے سے ادائیگی کی اجازت نہیں ہے۔
ٹنڈر قسم: اوپن, بولی سسٹم: ایکل پیکٹ سسٹم, ٹنڈر اپلوڈ کرنے کی تاریخ: 13.05.2025, بولی بند تاریخ/ وقت: 04/06/2025 at 15:00 Hrs
ای- ٹنڈر کھولنے کی تاریخ ووقت: 04/06/2025 at 16:00 Hrs
نمبر شمار: 1 ٹنڈر نمبر: 01-2025-26-C&W-JAT ٹنڈر کی تفصیل: کوچنگ ڈپو ایس وی ڈی کے میں دو سال کی وارنٹی کیساتھ, تیسری واشنگ لائن پر برشنگ انتظام کی ڈیزائن, فراہمی قیام اور کمیشنگ کے ساتھ - ساتھ موجودہ چل رہے کوچ واشنگ پلانٹ کا انو کولٹ ڈیٹی- اسمبلی (ای ٹی پی اور کنٹرول پینل کیساتھ پنر ادار اور انو کولن. تخمینہ لاگت: روپے -/1,39,24,000, بیعانہ رقم روپے -/2,19,600, آفر کی مدت: 45 دن, تکمیل میعاد: 120 دن
ٹنڈر الاٹمنٹ نمبر: 20427505 پر دستیاب ہے۔ مزید معلومات کے لئے براہ کرم www.ireps.gov.in پر لاگ ان کریں۔
1416/2025
صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ٹرمپ نے دیہی امریکہ میں انٹرنیٹ سست کیا، صارفین نے ایلون مسک کیلئے تحفہ قرار دیا

صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے صدر جو بائیڈن کے ہائی سپیڈ انٹرنیٹ تک رسائی بڑھانے کیلئے دستخط کیے گئے قانون پر تنقید کرتے ہوئے اسے ''نسلی تعصب پر مبنی'' اور ''آئین کے خلاف'' قرار دیا۔ ٹرمپ نے ٹرتھ سوشل پر لکھا، ''میں نے اپنے بہترین سیکرٹری آف کامرس، ہاورڈ لٹنک سے بات کی ہے اور ہم اس بات پر متفق ہیں کہ بائیڈن/ہیرس کا نام نہاد ''ڈیجیٹل ایکویٹی ایکٹ مکمل طور پر آئین کے خلاف ہے۔'' اس قانون میں ایک غیر امتیازی شق شامل ہے، جو ۱۹۶۴ء کے شہری حقوق کے ایکٹ سے متاثر ہے، جو یقینی بناتی ہے کہ افراد کو ان کی نسل، مذہب، قومی اصل، جنس، جنسی شناخت، جنسی رجحان، عمر یا معذوری کی بنیاد پر پروگرام سے خارج نہیں کیا جا سکتا۔ یہ قانون، جو بائیڈن کے وسیع تر انفراسٹرکچر پلان کا حصہ ہے، مختلف گروپوں جیسے کہ فوجی سابق فوجی، بزرگ، معذور افراد اور دیہی علاقوں کے لوگوں کیلئے انٹرنیٹ تک رسائی بہتر بنانے کیلئے بنایا گیا ہے۔ تاہم، ٹرمپ کو خاص طور پر ان شقوں پر اعتراض تھا جو نسلی اور اقلیتی گروہوں کیلئے انٹرنیٹ تک رسائی بڑھانے کیلئے بنائی گئی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، ''نسل کی بنیاد پر بٹنے والے ہینڈ آوٹس کا خاتمہ! ڈیجیٹل ایکویٹی پروگرام ایک نسلی تعصب پر مبنی اور غیر قانونی ڈھائی ارب ڈالر کی بربادی ہے۔ میں اسے فوری طور پر ختم کر رہا ہوں۔

گوگل کا ۲۰۱۵ء کے بعد پہلا بڑا اقدام، نیا ''G'' لوگو متعارف

ایک دلچسپ مگر معنی خیز تبدیلی کے تحت گوگل نے اپنے مشہور ''G'' لوگو کا نیا ڈیزائن متعارف کروایا ہے جو تقریباً دس سال بعد ہونے والی پہلی بڑی تبدیلی ہے۔ اس نئے ڈیزائن میں روایتی رنگوں کی الگ الگ پرتوں کو ختم کرکے ایک ہموار، کثیر رنگی گریڈینٹ اپنایا گیا ہے جو گوگل کے مخصوص سرخ، پیلے، سبز اور نیلے رنگوں کو ایک دلکش دائرے میں ملا دیتا ہے۔ یہ نیا انداز گوگل کی حالیہ اے آئی مصنوعات جیمنی اور سرچ میں موجود اے آئی موڈ کی برانڈنگ سے ہم آہنگ ہے۔ یہ گریڈینٹ ڈیزائن اس بات کا اظہار ہے کہ کمپنی اپنی تمام خدمات میں ایک جدید اور متحد بصری شناخت کی طرف بڑھ رہی ہے۔ نیا ''G'' لوگو پہلے ہی iOS پر گوگل ایپ اور پکسل فونز پر نظر آنا شروع ہو چکا ہے جبکہ اینڈرائیڈ پر گوگل سرچ ایپ کے ورژن ۱۶.۱۸ (بیٹا) کے ساتھ یہ تبدیلی سامنے آئی ہے۔ تاہم، دیگر اینڈرائیڈ ڈیوائسز اور ویب پلیٹ فارمز پر اب بھی پرانا، روایتی لوگو موجود ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے

میڈل کلاس شریف اور اسٹیٹس سمبل

تحریر
افروز عنایت

میں بچپن سے سنتی آ رہی ہوں کہ لکھاری ہو یا شاعر بڑے حساس دل کے مالک ہوتے ہیں آس پاس مثبت یا منفی صورت حال کو جلدی نہ صرف محسوس کرتے ہیں اور ان کا قلم متحرک ہو جاتا ہے لہٰذا میں ناقص علم بھی اسے موقعوں پر ضرور کچھ نہ کچھ اپنے قارئین سے شیئر کرتی رہتی ہوں... آج بھی ٹی وی کے ایک مارننگ پروگرام کی صرف پانچ منٹ کی جھلکی دیکھی تو دل بڑے بے چین ہو گیا کہ یہ ہمارے آس پاس کیا کچھ ہو رہا ہے... ویسے تو ندا یاسر کے مارننگ پروگرام کے بارے میں سنتی رہتی تھی کہ بالکل بے کار پروگرام ہے جس میں صرف فیشن، اور میک اپ وغیرہ کے بارے میں زیادہ گفتگو ہوتی ہے لڑکے لڑکیوں کا جگمگا اور لغو بیکار مقابلے اور گفتگو جو بے معنی ہوتی ہے صبح کے وقت بے شک گھریلو خواتین جس میں الحمدللہ پڑھی لکھی خواتین کی بھی اکثریت ہوتی ہے گھر کے کام کاج کے ساتھ چند گھڑیاں کوئی مفید اور کارآمد اور دلچسپ پروگرام دیکھنا چاہتی ہیں کیا اس نوعیت کے پروگرام خواتین کی پسند کا باعث بن سکتے ہیں؟ میرے پوچھنے پر خواتین کی اکثریت نے اس سلسلے میں "نفی" میں گردن ہلا دی۔

خیر بات ہو رہی تھی اس دن کے پروگرام کی جس کی جھلکی میری نظروں سے گزری دس بارہ خواتین اور چھ سات مرد میوزک پر بے ہنگا بیہودہ ڈانس کر رہے تھے، شور ہنگامہ اور یہ بیہودہ ڈانس گانے مردوں عورتوں کے مخلوط قہقہے... کیا سکھایا جا رہا ہے اس قوم کے نوجوانوں کو؟ کہنے والے تو میری بات کی مخالفت بھی کر سکتے ہیں کہ کیا ایسے مارننگ پروگراموں میں ہم صرف درس قرآن دیں؟ جی نہیں ہم ایسا نہیں کہہ رہے ہیں لیکن اسلامی حدود سے روگردانی کی کہیں گنجائش نہیں پھر اس پروگرام کی اہم بات یہ معلوم ہوئی کہ سوشل میڈیا پر وائرل ایک لڑکی کے بیہودہ ڈانس سے اس قدر یہ چینل متاثر ہوا کہ اسے خصوصی طور پر نہ صرف مدعو کیا گیا بلکہ اسے خوب سراہا گیا کہ جیسے اس نے انسانیت کی خدمت کے لیے کوئی اہم کارنامہ انجام دے دیا ہو ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کامیابی پر اس کے سر پر تاج پہنایا جائے اس کی اس قدر شاندار طریقے سے پزیرائی دیکھ کر ہزاروں جوانوں کے منہ میں پانی آ گیا ہو گیا کہ ہم بھی جلد کوئی اس قسم کا کارنامہ انجام دے کر شہرت کی بلندیوں کو چھو لیں۔ اور یقیناً بہت سو نے ہاتھ پاؤں بھی مارنے شروع کر دیے ہوں گے... اور اس "لڑکی" نے آج ان کی رول ماڈل کی حیثیت حاصل کر لی ہو گی بلکہ بات یہیں تک نہیں رکے گی آنے والے وقت میں اس لڑکی کے اس بے باکانہ بیہودہ ڈانس اور پرفارمس سے متاثر ہو کر اسے کئی ڈراموں وغیرہ میں اور اشتہارات کی زینت بھی بنایا جائے گا کیونکہ آج کل اشتہارات وغیرہ میں بھی ٹھمکوں وغیرہ کی بڑی اہمیت سمجھی جاتی ہے۔ اس لیے اس لڑکی کا "مستقبل روشن" نظر آ رہا ہے اس کے دیکھا دیکھی ہزاروں یہ راستہ اپنانے میں فخر محسوس کریں گے کہ پیسہ بھی ہاتھ میں اور شہرت الگ... کہنے والوں سے یہ سن کر افسوس ہوا کہ پندرہ پندرہ بیس بیس سال تعلیم میں سر کھپانے سے بہتر ہے یہ "شارٹ کٹ" کامیابی حاصل کرنے کے لیے... پھر اس عریانی لغو سرگرمیوں کی جھلک آج ہمیں اپنے چاروں طرف معاشرے نظر آ رہی ہیں شرفاء ▯ کے گھرانوں میں بھی شادی بیاہ کے مواقعوں پر ایسی مخلوط پارٹیاں جس میں ڈانس ناچ گانے عام ہو گئے ہیں اور اسے "اسٹیٹس سمبل" سمجھا جا رہا ہے میں سب کی بات نہیں کر رہی لیکن ایسا اب شروع ہو گیا ہے ایک "مڈل کلاس شریف" فیملی کی شادی میں شرکت کا موقع ملا باقاعدہ اسٹیج بنا ہوا تھا سامعین اور حاضرین میں مرد و خواتین شامل تھے صرف رشتے دار ہی لیکن آس پڑوس والے، دوست واحباب سب شامل تھے اور ان کے سامنے دلہا کی بہنیں کزن بیہودہ انڈین گانے پر ناچ رہی تھیں جیسے "مجرا" ہو اور سامنے بیٹھے باپ بھائی سب داد دے رہے تھے مجھے دیکھ کر حیرانی کے ساتھ بڑا دکھ ہوا کہ عورت کو اس طرح بیچ چوراہے میں لانے والے اور نچوانے والے اپنے بھائی باپ شوہر اور بیٹے ہی ہیں جنہیں میرے دین نے عورت کے لیے مضبوط سائبان بنایا ہے... صرف اس بیہودگی والے مناظر یہیں تک محدود نہیں بلکہ اب تو تعلیمی اداروں میں بھی ایسے مناظر نظر آتے ہیں اس طرح مخلوط تعلیمی اداروں میں اس قسم کے پروگراموں کی ترویج سے آئے دن نئے نئے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں... لڑکے لڑکیوں کی دوستی محبت کی داستانیں وغیرہ کسی سے چھپی ڈھکی نہیں اور شرفاء ▯ اپنی اولاد کو ان تعلیمی اداروں میں بھیجتے ہوئے ڈرنے لگے ہیں میں نے پچھلے دنوں ایک معروف عالم دین کی بات سنی کہ اگر آپ کی ان چند یونیورسٹیوں کے بارے میں معلوم ہو جائے کہ کیا کچھ ہو رہا ہے وہاں، تو آپ اپنی بیٹیوں کو ان اداروں میں کبھی نہ بھیجیں۔ بحیثیت ایک اسلامی ریاست کے یہاں کے حکمرانوں اور صاحب اقتدار طبقے کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے ہمرا کو مثبت اقدامات کے ذریعے اصول وضوابط مرتب کرنے چاہیے کہ آپ سے پروگراموں اور نشریات کی کیا حدود ہونی چاہیے۔

اے آر وائے (**ARY**) کے سلمان صاحب جو ایک دینی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں انہیں خصوصی طور پر اس طرف توجہ دینی چاہیے حدود اسلامی کے دائرے میں رہتے ہوئے خواتین اور حضرات (ناظرین) کی دلچسپی کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے کارآمد نشریات پیش کی جائے کیا ایسا ممکن نہیں ہو سکتا یقیناً ایسا ممکن ہے۔ بے لگام گھوڑے کو چھوڑ دیا جائے تو وہ سرپٹ دوڑے گا تو آگے آنے والی کھائی میں گر سکتا ہے اسی طرح ہر ادارے کی لگام متعلقہ ذمہ داران کے ہاتھ میں ہونی چاہیے کہ "عملہ" حدود کو پار نہ کر سکے...

میرے نبی کریم ﷺ کا ان بیہودہ ناچ گانوں اور موسیقی کے بارے میں ارشاد ہے "کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کو دوسرے نام سے موسوم کریں گے ان کے سروں پر گانے والی عورتیں آلات موسیقی کے ساتھ گیت گائیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور بعض کو بندر اور خنزیر بنا دے گا (سنن ابن ماجہ)

استغفراللہ اس حدیث مبارکہ میں واضح طور پر ان بے حیائی اور بیہودہ سرگرمیوں کے بارے میں بتایا گیا۔

جو نہیں ہے اسی کا رونا ہے

تحریر
-زاہد عباس

کیا دور تھا جب والد صاحب صبح سویرے دفتر جاتے اور شام مغرب سے قبل ہی گھر آ جاتے تھے۔ میرے خیال میں شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو کہ والد صاحب اپنے معمول سے ہٹ کر گھر آئے ہوں۔ اُس زمانے میں ہماری تمام ضروریاتِ زندگی اکیلے والد صاحب کی کمائی سے ہی پوری ہو جاتی تھیں۔ تہواروں پر خریداری سے لے کر جیب خرچ تک... سب اسی تنخواہ میں ہو جاتا جو اُس وقت ابو کو ملا کرتی تھی۔ گھر میں خدا کا دیا سب کچھ تھا۔ ایک تنخواہ میں گھر بھی چلتا اور سال بعد مختلف شہروں کی سیر بھی ہو جایا کرتی۔ میں نے ابو کو کبھی مالی طور پر پریشان نہیں دیکھا۔ یہ صرف ہمارے گھر کی بات نہیں بلکہ اُس دور میں محلے کے ہر گھر میں اسی قسم کے حالات ہوا کرتے تھے۔ کنبہ بڑا ہو یا چھوٹا، کمانے والا صرف ایک ہوتا جو پورے خاندان کی کفالت کیا کرتا۔

میرے بچو مجھے دل کھول کے تم خرچ کرو
میں اکیلا ہی کمانے کے لیے کافی ہوں

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سب کچھ بدلنے لگا، رفتہ رفتہ آنے والے حکمرانوں نے عوام کے لیے جو پالیسیاں بنانا شروع کیں اُن کا نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستانی روپیہ جو پڑوسی ممالک سے زیادہ ویلیو رکھتا تھا، دن بہ دن پیچھے کی طرف آتا گیا۔ یوں بے حس حکمرانوں کی معاشی پالیسیوں نے ملکی معیشت کو نہ صرف تباہ کر کے رکھ دیا بلکہ آنے والی نسلوں کو ایسا مقروض کر ڈالا جس سے نجات حاصل کرنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ راشی حکمرانوں کی جانب سے بنائی جانے والی پالیسیوں کے باعث مہنگائی ہر آنے والے دن کے ساتھ بڑھتی گئی، ضروریاتِ زندگی عوام کی پہنچ سے دور ہوتی گئیں، اندرونی و بیرونی قرضوں کا بوجھ عوام پر ایسا پڑا کہ آج اگر کسی سے یہ کہا جائے کہ وہ ایک تنخواہ میں گھر چلائے تو یہ ناممکن ہوگا۔ آج حالات اس قدر خراب ہیں کہ ایک فرد دو دو نوکریاں کر کے بھی بمشکل دو وقت کی روٹی کا بندوبست کر پا رہا ہے۔

مجھے اب تک یاد ہے وہ زمانہ، جب پاکستان میں فقط دو طبقات تھے، اگر کوئی امیر تھا تو دوسرا طبقہ غریب سے تھوڑا بہتر، جسے مڈل کلاس یا وائٹ کالر کہا جاتا۔ اب دوسرے درجے کے گھرانے کہاں ہیں، کسی کو کوئی خبر نہیں۔ پالیسیاں بنانے والوں نے اتنا بھی نہ سوچا کہ غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے اور آئی ایم ایف کے دیے ہوئے کلیے کے تحت جس معاشی نظام کو نافذ کیا جا رہا ہے مستقبل میں اس کے بھیانک نتائج نکل سکتے ہیں۔ سو جو نتیجہ نکلنا تھا وہی نکلا جو ہمارے سامنے ہے۔ لوگ روزگار کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں، بے روزگاری تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے۔

اول تو نوکری نہیں ملتی، اگر کسی سے کہہ سن کر کوئی کام مل بھی جائے تو اس سے کمائے ہوئے پیسوں سے گھر کا چولہا بھی نہیں جلتا۔ بے روزگاری کے باعث لوگ نہ صرف نفسیاتی مریض بنتے جا رہے ہیں بلکہ خودکشیاں تک کرنے پر مجبور ہیں۔ ظاہر ہے جس معاشرے میں بھوک و افلاس ہو، وہاں ایسے حالات کا ہونا اچنبھے کی بات نہیں، بلکہ ایسے معاشرے میں جرائم کے ساتھ ساتھ مختلف بیماریوں کا بھی اضافہ ہوگا۔ غور طلب بات تو یہ ہے کہ حالات کی چکی میں دیہاڑی دار مزدور طبقہ ہی نہیں بلکہ دفتروں میں کام کرنے والا تنخواہ دار طبقہ بھی ایک تنخواہ میں گزارا نہ ہونے کے باعث پس رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ اب یہ طبقہ بھی پارٹ ٹائم کام کی تلاش میں رہتا ہے۔ لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں لیکن حکمرانوں کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اُن کے نزدیک سب اچھا اور ٹھیک چل رہا ہے۔ انتہائی افسوس کی بات تو یہ ہے کہ اگر کبھی کسی سیاسی رہنما سے ملکی معیشت پر بات کی جائے تو وہ ملکی زرمبادلہ کے ذخائر بڑھنے کی بات کرتا دکھائی دیتا ہے، اس کی منطق کے مطابق: لوگ خوش حال ہیں، سڑکوں پر گاڑیوں کا سیلاب ہے، ہر شخص موبائل فون استعمال کرتا ہے، چائے کے ہوٹلوں پر عوام کا رش بتاتا ہے کہ لوگ خوش حال ہیں، ترقی اور کیا ہوتی ہے! اسی کا نام تو خوش حالی ہے۔ لوگ تو بلاوجہ روتے رہتے ہیں۔ بازاروں میں جا کر دیکھو، خریداری کس طرح ہو رہی ہے۔ لوگوں کی جیب میں مال ہے جبھی تو بازاروں میں تل دھرنے کی جگہ نہیں، رونا بعض لوگوں کی فطرت میں شامل ہوتا ہے، اگر چند لوگوں کے پاس پیسہ نہیں تو اس کی ذمے دار حکومت نہیں۔ پیسے کی تقسیم انسان کے بس کی بات نہیں، خوش حالی اور غربت رب کی دین ہے، ملک کی خاطر عوام کو قربانی دینی پڑتی ہے، قوم کو چاہیے کہ وہ اپنے اخراجات میں کمی کرے اور حالات کی بہتری کی امید رکھے، جلد غربت دور ہوگی۔

حکمرانوں کی باتیں سن کر اس بات پر یقین کرنے کو جی چاہتا ہے کہ ملک میں مہنگائی نام کی کوئی چیز نہیں، یہ تو ہمارا ہی قصور ہے کہ ہماری جیب خالی ہے، اگر ہم ضروریاتِ زندگی خریدنے کی سکت نہیں رکھتے تو اس میں حکمرانوں کا کیا قصور ہے! یہ تو مال کا چکر ہے، جس کے پاس مال ہے وہ خوش حال ہے، باقی سب بدحال ہیں، اس سے حکومت کا کیا تعلق! اس صورتِ حال میں اجمل سراج کے یہ شعر پڑھ کر دل کو تسلی دی جا سکتی ہے:

جو نہیں ہے اسی کا رونا ہے
غم کا رونا خوشی کا رونا ہے
سن یہ رونا نہیں گرانی کا
یہ تو بے قیمتی کا رونا ہے

بات بالکل ٹھیک ہے... اگر حالات کی وجہ سے آپ غربت کی زندگی گزار رہے ہیں تو اس میں آپ ہی کے مالی حالات کا قصور ہے، ورنہ بازاروں میں ہر چیز دستیاب ہے، اس کا الزام بھلا حکمرانوں کو کیوں دیا جائے! یہ دوسری بات ہے کہ مہنگائی نے اگر غریب کے منہ سے نوالہ چھین لیا تو حکومت کو اس سے کیا!

خیر بات ہو رہی تھی ملک میں غربت سے مجبور اُن افراد کی جو دو نوکریاں کرنے پر مجبور ہیں۔ پاکستان میں نوکری پیشہ خود تو پریشانیوں اور ذہنی الجھنوں کا شکار ہوا ہی ہے، ساتھ ساتھ اس کا پورا خاندان بھی دو وقت کی روٹی کا بندوبست کرنے پر مجبور ہے۔

اکثر مزدور تو دوسری نوکری بھی نہیں کر سکتے، کیوں کہ ان کی ایک ہی نوکری **12** سے **14** گھنٹے پر محیط ہوتی ہے۔ ان حالات میں ایسے فرد کو مجبوراً اپنا بچہ اسکول سے اٹھا کر کسی ورکشاپ میں لگانا پڑتا ہے۔ اتنا کچھ کرنے کے بعد بھی اگر گھر میں رزق کی تنگی ہو تو پھر ان گھروں میں خودکشیاں ہوتا یا پھر جرائم کی راہ اختیار کرنا فطری عمل ہے۔ بچوں کو تعلیم سے اٹھا کر نوکری پر لگانا، یا کسی شخص کا دوسری نوکری کرنا اس کا شوق نہیں، بلکہ حالات کے زمرے میں آتا ہے۔ ایسے میں اگر مالی حالات تبدیل نہ ہوں تو نتیجتاً کوئی بھی شخص انتہائی قدم اٹھانے پر مجبور ہو سکتا ہے۔ یہ ڈھکی چھپی بات نہیں، آپ اپنے اطراف ہی دیکھ لیں، آپ کو ایسی کئی داستانِ الم ضرور سننے کو ملیں گی۔

مثلاً میرے ایک دوست کو ہی لے لیجیے، ابھی کچھ دن قبل میری اُس سے ملاقات ہوئی، باتوں باتوں میں اُس وقت میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے جب اُس نے بتایا کہ اُس کے گھر والوں نے مہینوں پہلے گوشت پکایا تھا۔ یہ بھی اُن لوگوں میں شامل ہے جو **12** سے **14** گھنٹے نوکری کرتے ہیں۔ اب بھلا ایک نوکری کے ساتھ وہ کس طرح اپنے بچوں کو دو وقت کی روٹی دے سکتا ہے! جبکہ اس کی بیوی گھر میں چھوٹے موٹے کام کر کے کچھ نہ کچھ رقم جوڑ لیتی ہے، لیکن وہ پیسہ صرف گھر کے راشن کے لیے ہی ہوتا ہے۔ مجھے یہاں اپنے دوست کے گھر کی کہانی لکھنے کا کوئی شوق نہیں، بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ غربت کے ہاتھوں تنگ نہ جانے کتنے ایسے لوگ ہمارے معاشرے میں موجود ہیں جو عزت بچانے کی خاطر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں، ورنہ یہ حقیقت ہے کہ سرکاری ملازمین خصوصاً چھوٹے اور کم تنخواہ دار طبقے کے ساتھ انتہائی ظلم ہو رہا ہے۔ پرائیویٹ اداروں میں کام کرنے والوں کا حال تو اس سے بھی کہیں زیادہ بدتر ہے۔ اس سیکٹر سے وابستہ افراد کا حال بھی ناگفتہ بہ ہے، یہاں بھی ایک فرد کی کمائی سے گھر چلانا ناممکن ہو چکا ہے

کیا ترقی یافتہ اقوام غریب کی پسماندگی کا سبب ہیں

تحریر
شاہنواز فاروقی

مغرب ایک انتہائی غیر منصفانہ اور غیر متوازن دنیا تخلیق کر کے کمزور ممالک سے کہتا ہے کہ تم مقابلے اور مسابقے کی طرف کیوں نہیں آتے؟

دنیا کی اکثر قوموں کی پسماندگی عصر حاضر کی ایک اہم صورت حال ہے، اور اس کے حوالے سے اکثر یہ سوال اٹھتا رہتا ہے کہ پسماندہ قوموں کی اس پسماندگی کا کیا سبب ہے جسے بعض لوگ کم فہمی کی وجہ سے محض اقتصادیات تک محدود کرتے ہیں، لیکن جس کے ذہنی اور نفسیاتی پہلو اقتصادی پہلو سے بھی زیادہ اہم ہیں۔ ترقی یافتہ قوموں کے رہنماؤں اور دانش وروں کے سامنے مذکورہ سوال آتا ہے تو ان کی اکثریت ایک لمحہ ضائع کیے بغیر کہہ دیتی ہے کہ غریب اقوام بالخصوص اسلامی ملکوں کی پسماندگی کا سبب خود یہ اقوام اور ملک ہیں۔ لیکن اکثر صورتوں میں یہ جواب علمی اور دانش ورانہ بنیادوں سے محروم ہوتا ہے اور اس کے پس منظر میں اہل مغرب کا احساسِ جرم جھلکتا نظر آتا ہے۔ تو کیا غریب اقوام کی ہمہ جہت پسماندگی کا سبب ترقی یافتہ کہلانے والی اقوام ہیں؟

اس سوال کے جواب کا ایک تاریخی تناظر ہے۔ غریب اقوام کی پسماندگی کا اہم ترین پہلو ان کا "احساس کمتری" ہے۔ یہ احساسِ کمتری مغربی اقوام کے نوآبادیاتی منصوبے کا جزو لاینفک تھا۔ مغربی اقوام دنیا کی دوسری قوموں کو غلام بنا رہی تھیں تو ان کی نظر میں اپنا اور غلام قوموں کا ایک تصور، ایک **Image** تھا۔ مغربی اقوام سمجھتی تھیں کہ ہم مہذب ہیں اور غلام اقوام کو تہذیب کی ہوا بھی نہیں لگی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر مغربی اقوام احساسِ برتری اور احساس کمتری کا کھیل کھیل رہی تھیں تو اس میں کیا نئی بات تھی! تمام غالب اقوام تاریخ میں یہی کرتی رہی ہیں۔ لیکن ایسا نہیں ہے۔ مسلمانوں نے بھارت پر ایک ہزار سال حکومت کی مگر ہندوؤں کے مذہب، ان کے علوم وفنون اور ان کی تہذیب و ثقافت کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ ہندوؤں نے مسلمانوں سے جو اثرات قبول کیے وہ آزادانہ بین عمل یا **Interaction** کا نتیجہ تھے، لیکن مغربی اقوام جہاں گئیں انہوں نے مقامی لوگوں کو باور کرایا کہ تمہارا مذہب غلط ہے۔ تمہاری تہذیب بدتہذیبی کی علامت ہے۔

تمہارے علوم وفنون حقیر اور معمولی ہیں۔ تمہاری زبان، زبان کہلانے کی بھی مستحق نہیں۔ تمہارے رسوم ورواج، تمہارا رہن سہن، تمہارا لباس اور وضع قطع اہل مغرب کو ہنسنے ہنسانے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اس صورت حال کو دیکھا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ احساسِ کمتری یورپی اقوام کا ایک تہذیبی اور سیاسی منصوبہ تھا۔ اس منصوبے نے مفتوح اقوام میں مغرب کی اندھا دھند "نقل" کا رجحان پیدا کیا۔

اس کا سبب مقامی لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اگر ہم اہل مغرب کی طرح بن جائیں گے تو اہلِ مغرب ہم سے خوش ہوں گے۔ لیکن اہل مغرب کا احساسِ برتری اتنا زبردست تھا کہ وہ اپنی نقل سے بھی خوش نہ ہوئے۔ اس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ برصغیر میں مقامی افسروں کو بابو (**Baboo**) کہا جاتا ہے، اور بابو کہلانے والے اس لفظ پر خوش ہوتے ہیں، مگر انہیں معلوم نہیں کہ لفظ بابو دراصل **Baboon** کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

برصغیر کے مقامی لوگوں نے انگریزوں کی نقل شروع کی تو انہوں نے انہیں بندر یا **Baboon** قرار دیا۔ لفظ **Baboon** سے حرف "**n**" رفتہ رفتہ غائب ہو گیا اور ایک نیا لفظ "بابو" وجود میں آ گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں کو اپنی نقل بھی پسند نہ تھی اور انہوں نے اپنی تقلید کو حقیر جانا۔ اس طرزِ عمل کا پیغام واضح تھا اور وہ یہ کہ تم انگریزی بول کر اور پینٹ شرٹ زیب تن کر کے انگریز یا یورپی تھوڑی بن سکتے ہو۔

یورپ ایک تہذیب اور ایک نسل کا نام ہے اور زبان اور لباس بدلنے سے یہ تمام چیزیں نہیں بدلتیں۔ یہ صرف انگریزوں کا معاملہ نہیں تھا، دیگر یورپی اقوام نے بھی اپنے مفتوحین کے ساتھ یہی سلوک کیا، چنانچہ مغرب کی غلام اقوام میں ایک ایسا احساسِ کمتری پیدا ہوا جو ان کی نفسیات کا حصہ بن کر رہ گیا۔ اس احساس کمتری نے اکثر پسماندہ کہلانے والی اقوام کو ایک صدی تک کچھ بھی سوچنے اور کرنے کے قابل نہ رکھا۔

غلام قومیں ایک صدی تک محسوس کرتی رہیں کہ تاریخ کے منظرنامے پر جو کچھ کرنا ہے مغربی اقوام کو کرنا ہے، اس لیے کہ انہی کے پاس تہذیب ہے، انہی کے پاس علم ہے، اور یہی قومیں "صاحبِ عمل" لوگوں سے مالامال ہیں۔ بلاشبہ یورپی اقوام کے خلاف مفتوحین نے آزادی کی جنگیں بھی لڑیں اور وہ بالآخر آزادی حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہوئے، مگر ان کی جنگوں اور کامیابی کا ایک پہلو یہ ہے کہ جنگِ آزادی لڑنے والا محض ایک طبقہ تھا۔ جنگِ آزادی کی پشت پر پوری قوم کی قوت نہیں تھی۔ ان جنگوں اور ان کے نتیجے میں حاصل ہونے والی کامیابی کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ یورپی اقوام کی پسپائی پہلی اور دوسری عالمی جنگ کا حاصل زیادہ تھی۔ پہلی اور دوسری عالمی جنگوں نے یورپی اقوام کے کس بل نہ نکالے ہوتے تو وہ آزادی کی جنگوں کی زیادہ دیر تک اور کامیاب مزاحمت کر سکتی تھیں۔ مغربی اقوام مفتوحہ قوموں میں صرف ہولناک احساس کمتری پیدا کر کے نہیں رہ گئیں، بلکہ انہوں نے اپنے مقبوضات میں ایک ایسا طبقہ بھی پیدا کر دیا جو غلامی پر اتنا فخر کرتا تھا کہ اس نے غلامی کو میراث بنا دیا۔ یورپی اقوام بالآخر اپنے اصل مسکنوں کی جانب لوٹ گئیں مگر ان کا پیدا کردہ غلاموں کا طبقہ اپنی اپنی قوموں پر مسلط ہو گیا۔ نتیجہ یہ کہ سیاسی آزادی اکثر جگہوں پر نفسیاتی اور ذہنی آزادی نہ بن سکی اور یورپی اقوام اس طبقے کے ذریعے اپنے سابقہ مقبوضات پر اثرانداز ہوتی رہیں۔ تیسری دنیا بالخصوص مسلم دنیا کے اکثر ملکوں میں سب سے بھیانک کردار فوج کے ادارے نے انجام دیا۔ فوج کسی بھی ملک کا سب سے منظم اور طاقتور ادارہ ہوتی ہے اور اس کی قوت اور شوکت دشمن کے خلاف کام آتی ہے۔ مگر تیسری دنیا بالخصوص مسلم دنیا میں فوج کا ادارہ اپنی ہی قوم کو بار بار فتح کرنے کے لیے استعمال ہوا۔ اس طرح فوج کی قوت ان اقوام کی ایک بڑی کمزوری بن گئی۔ ان ملکوں کے جرنیلوں کی نفسیات کا مطالعہ کیا جائے تو اس میں اور یورپی فاتحین کی نفسیات میں حیرت انگیز مماثلتیں نظر آئیں گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تیسری دنیا کے اکثر ملکوں میں فوج کا ادارہ نوآزاد ملکوں کو یورپی طاقتوں سے "ورثے" میں ملا تھا۔ لیکن اصل مسئلہ فوج کے ادارے کا نہیں اس کی سیکولر اور لبرل روایات کا تھا۔ ان روایات نے مسلم دنیا میں تباہی مچا دی۔ مسلم افواج کے جرنیلوں کے سیکولرازم اور لبرل ازم نے نہ صرف یہ کہ فوج کے ادارے کو سیکولر بنا دیا بلکہ سیاست کو بھی سیکولر بنیادوں پر استوار کر دیا۔ اس طرح مسلم معاشروں میں فوج اور معاشرے میں ایک کشمکش برپا ہو گئی اور خود مسلم معاشرے بھی مذہب اور سیکولرازم کی بنیادوں پر منقسم ہو گئے اور ان کی توانائی کسی بڑے تخلیقی کام کے بجائے باہمی آویزش پر صرف ہونے لگی۔

مغربی ملکوں نے دنیا پر اپنے غلبے کے بعد جو نیا عالم پیدا کیا اس میں طاقت اور سازش کے اصول کو مرکزیت حاصل ہو گئی۔ مثلاً مغرب نے بین الاقوامی تنازعات کے حل کے لیے اقوام متحدہ کا ادارہ تخلیق کیا۔ اس ادارے کی قوت دلیل یا جمہوریت میں نہیں پانچ بڑی طاقتوں کے ہاتھ میں ہے، چنانچہ یہ ادارہ نہ مسئلہ فلسطین حل کر سکا اور نہ **66** برس میں مسئلہ کشمیر کے حل کی نوبت آ سکی۔ بڑے بین الاقوامی تنازعات کا تعلق چونکہ تیسری دنیا بالخصوص مسلم دنیا سے ہے اس لیے مسلم دنیا کے بڑے حصے نے چالیس پچاس برس میں کئی بڑی بڑی جنگیں دیکھی ہیں اور وہ اپنے دفاع پر اپنے وسائل کا بڑا حصہ صرف کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اس صورت حال نے تیسری دنیا کے ملکوں کی سماجیات، اجتماعی نفسیات، معیشت اور مالیات پر گہرے منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ بلاشبہ مقامی یا علاقائی تنازعات کی ذمہ دار مقامی قیادتیں بھی ہوں گی، لیکن مغرب کا تخلیق کردہ عالمی نظام اور مغرب کے مفادات اس صورت حال کے زیادہ ذمہ دار ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ مغربی ممالک نے جہاں چاہا ہے امن، انصاف اور آزادی کی راہ ہموار ہوئی ہے۔ مغرب کی قوت نے تین چار سال میں مشرقی تیمور کو الگ ریاست بنا دیا۔ مغرب کے دباؤ نے جنوبی افریقہ میں نسل پرست سفید فام حکومت کے خاتمے کی راہ ہموار کی۔ امریکہ کی سفارت کاری نے شمالی آئرلینڈ کے مسئلے کے حل کے سلسلے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

گزشتہ ایک صدی کی دنیا کا جائزہ لیا جائے تو صورت حال یہ ہے کہ دنیا کے **80** فیصد وسائل دنیا کی **20** فیصد آبادی کے پاس ہیں، اور دنیا کی **80** فیصد آبادی صرف **20** فیصد وسائل پر گزارہ کرنے پر مجبور ہے۔ بلاشبہ مغرب نے گزشتہ دو صدیوں کے دوران سائنس اور ٹیکنالوجی میں غیر معمولی ترقی کی۔ اس سلسلے میں اہل مغرب کو جتنی داد دی جائے کم ہے۔

لیکن علم پوری دنیا کی میراث ہے، تاہم مغرب اپنے پیدا کردہ علم اور ٹیکنالوجی پر سانپ بن کر بیٹھ گیا ہے اور اس نے دنیا کی کمزور قوموں کو اپنا علم اور ٹیکنالوجی منتقل کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں لی۔ مغرب ایسا کرتے ہوئے بھول گیا کہ اسے سائنسی علم کی پوری کائنات مسلم دنیا سے فراہم ہوئی، اور اگر مسلم دنیا بھی اپنے علم اور ٹیکنالوجی پر سانپ بن کر بیٹھ گئی ہوتی تو مغرب مادی اعتبار سے بھی پسماندہ ہی رہتا۔

بہرحال مغرب کے اس طرزِ عمل نے ایک ایسی غیر متوازن دنیا تخلیق کی ہے کہ جس میں کمزور قومیں دنیا کے متعدد میدانوں میں مغرب کے مقابلے کے قابل ہی نہیں رہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ مغرب ایک انتہائی غیر منصفانہ اور غیر متوازن دنیا تخلیق کر کے کمزور ممالک سے کہتا ہے کہ تم مقابلے اور مسابقے کی طرف کیوں نہیں آتے؟ کہنے کو مغربی دنیا نے گزشتہ چالیس پچاس سال میں کمزور اقوام کو بڑے پیمانے پر مالی امداد دی ہے، مگر مغرب کی یہ امداد تیسری دنیا بالخصوص عالم اسلام کے حکمرانوں کو بدعنوان بنانے، ان ملکوں کو خود انحصاری کے جذبے سے محروم کرنے اور کمزور اقوام کو قرضوں کے جال میں جکڑنے کے لیے تھی۔

چنانچہ امداد بھی غریب قوموں کے لیے "میٹھا زہر" بن گئی۔ بلاشبہ **20** ویں صدی کے اختتام تک آتے آتے کئی مادی شعبوں میں مغرب کی بالادستی چیلنج ہو چکی ہے اور مادی طاقت کے مرکز تیزی کے ساتھ مغرب سے مشرق میں منتقل ہو رہے ہیں۔

وطن سرینگر

مہنگائی کا جن بوتل سے باہر

دُنیا کے ہر کونے میں آجکل بیماری جسنے پچھلے سال کے آمد کے ساتھ ہی ہر ایک انسان اور اُن کے گھروں میں دستک دی اور ساتھ ہی دُنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔اب جبکہ ہندوستان کے ساتھ ساتھ جموں وکشمیر میں کورونا کی دوسری لہر نے قہر بپا کی تو انتظامیہ کے پاس تمام اضلاع میں لاک ڈاؤن نافظ کرنا پڑا تا کہ لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے مگر کشمیر میں سرکار کی طرف سے لوگوں کی جان کی حفاظت کو یقینی لاک ڈاؤن کرنے سے ہو جاتا ہے مگر مال کی حفاظت کرنے میں ہماری سرکاریں ہمیشہ نا کامیاب ہی رہی کیونکہ جموں وکشمیر اور خاص کر کشمیر میں جب بھی کوئی بُری حالات پیدا ہوتے ہیں تو ہماری سرکاریں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ کر ہمیشہ خاموش تماشائی بنی ہوتی ہے اور ناجائز منافع خور لوگوں سے اپنے من پسند داموں کے سبزی، پنیر، گوشت اور دیگر کھانے پینے کی چیزیں بیچتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔کچھ وقت پہلے ایسا لگتا تھا کہ گورنر انتظامیہ اس ناسور کو مہنگائی کو جن کو قابو کرنے میں کامیاب ہو جائینگی مگر افوس ہم لوگوں کو اس انتظامیہ سے بھی مہنگائی سے نجات نہیں ملی۔مزدور جو صبح گھر سے نکل کر دن کی مزدوری اور اپنی روزی روٹی میں تلاش میں نکلتا اُس کو اس بات کا بھروسہ نہیں ہوتا کہ کام ملے گا کہ نہیں اور کبھی کبھی دو یا تین دِن کے بعد کام مہیا ہوتا ہے۔مزدوروں کو کام ملنے کی صورت میں پانچ سو سے لیکر چھ سو روپیہ ملتا ہے جو کہ اُس کا اہل و عیال کی ضرورت پورا کرنے کیلئے شائد کافی ہوسکتا تھا مگر مہنگائی کے چلتے لوگ غریبی کے سطح سے نیچے چلے جائے ہیں اور اگر لوگوں کو اِس ناسور سے نجات دِلانی ہے تو پہلا کام اِس مبارک مہینے میں اُن لوگوں کو قابو کرنا ہوگا جو مہنگائی کو بڑھانے یا بڑھاوا دینے میں پیش پیش رہتے ہیں تا کہ عام لوگوں کو مہنگائی سے راحت ملے اور غریب لوگوں اور اُن کے بچوں کو در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور نہیں ہو یا پڑے۔آج کے اِس مُصیبت کے دور میں جب ایک انسان کو دوسرے انسان کی سب سے زیادہ ضرورت ہے اِسی وقت انسان ایک دوسرے کا دُشمن بنا ہوا ہے وہ کوئی چاقو یا بندوق لیکر نہیں بلکہ ہر ایک چیز مہنگا کر کے یہاں تک کہ دو دو بچوں کیلئے اور مرتے ہوئے انسان کیلئے آکسیجن بھی مہنگے داموں فروخت کرتا ہے۔انسانیت تو یہ تھی کہ لوگ اِس مُصیبت کے وقت آکسیجن لوگوں میں مُفت فراہم کرتے ،سرکار فیکٹری والوں کو آکسیجن بنانے کیلئے درکار چیزیں مُفت فراہم کرتے تا کہ لوگوں کو اس وقت راحت فراہم ہوتی مگر ایسا شائد ہندوستان کبھی بھی ممکن ہوتے ہوئے دکھائی نہیں دیتا کیونکہ ہم لوگ خود اس کے ذمہ دار ہے کیونکہ سرکار بناتے وقت سہی لوگوں کو نہیں چُنتے جو مُصیبت میں ہمارے کام آتے۔

پیشگوئیاں جو پوری نہ ہوئیں

سن 2020 کا آغاز ایک پراسرار بیماری کی خبر کے ساتھ ہوا۔ دنیا کی سب سے بڑی آبادی والے اور طاقتور ملک چائنا میں تمام سال نو کی تقریبات ماند اور صنعتی مشینیں سرد پڑ گئیں۔

ڈاکٹر عبید علی

ہر طرف سنسناہٹ اور خوف پھیلتا رہا۔زندہ لوگ اور چائنا کے عوام شب و روز انتھک محنت سے نئی وبا سے لڑتے رہے۔دنیا عملی طور پر خاموش تماشائی رہی۔دنیا کے حساس مگر بے بس عوام چینی بھائیوں کے لیے دعائیں کر رہے تھے اور چین کرب کے سخت ترین ایام سے گزر رہا تھا۔

اس خوددار ملک نے نہ ہاتھ پھیلایا، نہ کسی سے مدد مانگی اور نہ اپنے اوسان خطا کر کے ہر آنے والے مدد کرنے کے خواہش مند کو خوش آمدید کہا۔ایسے موقع پر ان کا گہری آہٹ پر نظر رکھنا قابل ستائش اور قابل تقلید ہے۔دروازے سختی سے بند کر دیے گئے تھے۔ہر معلومات جاری ہونے سے پہلے چھننے لگی۔ادھر بیماری جغرافیے سے باہر اکا دُکا کر کے پھوٹنے لگی۔

دوسری دنیا میں سنجیدگی کا ہر جگہ فقدان تھا۔سیاست کا بحران تھا۔اشتراک اور تعاون تو ہر موضوع پر کمزور ہی تھا۔وقت ٹھہرا نہیں، گزرتا گیا۔وائرس کا دائرہ تمام اصولوں سے بالاتر نت نئی شکل کے ساتھ ابھرتا رہا۔دنیا چائنا سے بے نیاز اپنے سفر میں مشغول تھی اور خاموش وائرس اپنی جگہہ بنا رہا تھا۔

چارہ گر تھے یا موقع پرست منصوبہ ساز،خوف کے بادل کھینچ رہے تھے۔کبھی قیامت کی کہانی سناتے،کبھی انسانوں کی صفحہ ہستی سے مٹنے کی بات کرتے اور بلاناغہ لاچارگی کا راگ لاپتے تھے۔کیا خوب صورت ویرانی کا خاکہ تھا جس نے مکڑے کے جال کی طرح افواہوں کو پائے دار جگہ دی۔ماہ مارچ کا آخر تھا۔آدھی دنیا بند کی جا چکی تھی۔خودساختہ عالموں کا ڈگری یافتہ طبقہ ہو یا دنیا کے کسی بھی کونے کا اشرافیہ، ہر قریے، ہر سمت انسانوں کو قید کرنے کی بات کی جا رہی تھی۔

وائرس کے آزاد پوری دنیا میں پھیلتے رہنے کے نقارے ضرورت سے زیادہ زور سے بجائے جاتے رہے۔کچھ دیواریں بنا دی گئی جہاں من پسند کے اعداد و شمار بلاناغہ بتائے جانے لگے۔سوالوں پر پابندی اور سوچنے پر پہرہ بٹھا دیا گیا۔ابلاغ عامہ ہو یا منبر،اسپتال ہو یا میدان،سماجی فاصلے کے ڈنکے ہر لمحے بلاتعطل بجائے گئے۔ ہر جگہ کے معزز سائنس داں ہوں یا طبیب، راہنما ہو یا خطیب، شہرت کی خاطر یا موروثی خصوصیت کی بنا پر ڈھٹائی سے تکرار کرتے رہے،جس کی وجوہات سے ناآشنا تھے اس پر اصرار کرتے رہے۔اپنا کام چھوڑ کر قوم کو ذہنی بیمار کرتے رہے۔انسانی ٹولوں کو، ذہین دانش مندوں کو بے زار کرتے رہے۔

ہمارے اپنے ملک میں یہ تماشا خوب رچایا گیا۔کمیٹیاں بنیں، سائنس کے نام پر پیسہ بہایا گیا،حقیقت کو جھٹلایا گیا۔تقریباً ہر طرف جعلی آوازیں تھیں۔معاشرے میں زہریلی ملاوٹ تھی۔سائنس بھی کثیف اور آلودہ یرغمال نظر آئی۔پریس کانفرنس پر پریس کانفرنس ہوتی رہی۔معتبر شفا خانوں کے معزز گلیوں کوچوں میں کرتب دکھاتے رہے کہ کالا بھوت آئے گا،سڑکوں پر لاشیں پڑی ہوں گی۔آپ عید مل لیے ہیں تو اب آپ مریں گے، نفسا نفسی ہوگی۔لاشوں کو ہاتھ نہ لگانا۔سماجی فاصلہ،سماجی فاصلہ، سماجی فاصلہ۔مسجد بند کرو، پارک بند کرو،سڑکیں ویران کرو۔میت کو مت نہلاؤ، قبرستان مت جاؤ۔سائنسی وجوہات سے عاری ان نعروں کا تسلسل سمجھ سے بالاتر تھا۔

زبردست افسردگی ، بڑے پیانے پر کاروبار کی بندش،خودکشی اور ادویات کی زیادتی میں اضافے اور معاشرتی بدامنی بری طرح سرائیت کر گئی۔لوگ مال و دولت بنانے میں تمام اخلاقی حدود پار کر گئے۔ڈھٹائی اور جھوٹ کی انتہا دیکھیے۔دم بخود تھا جب دعوے سنتا تھا۔پیش گوئیاں چھپتی تھیں۔کبھی بازار میں اینٹی باڈی بیچی جاتی تھی تو کبھی کلوروکوئین،تو کبھی انسانی خون۔شعوری سطح کے نچلے ترین مقام پر خود کو پا کر بھی اپنے پست قد کے اقرار کی جرأت نہ تھی۔کیا اخلاق پایا کیا، میراث پائی کہ جو کچھ کہا جھوٹ کہا۔دوسرے کی کہانی کو اپنا بنایا،فریبی تاثرات دیے۔مکروہ امیدیں دیں۔حوصلہ اور ہمت دیکھیے۔آج بھی اسی توانائی کے ساتھ بغیر کسی لاج کے ہم سماج میں نمودار ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو عاقبت اندیش سائنس داں، بڑا طبیب،اور عظیم راہ نما گردانتے ہیں۔

دیکھیے،سوچیے ،ہم نے کیوں آنکھیں بند کر لیں۔زندہ سوالات کو غیر اہم سمجھ کر رد کر دیا۔ایک گھر میں ایک کو مثبت آیا اور بقیہ گھر والوں کو منفی آنے پر ہمارے کان نہیں کھڑے ہوئے۔ایک ہی گھر میں دو بھائی مثبت آئے۔ایک کو علامت بھی نہیں آئی اور دوسرا جو اسپتال گیا وہ لوٹ نہ سکا۔جی ہاں، دستانے پہننے والے، اکیلے رہنے والے رفقاء میں بھی مثبت آیا اور کئی گورکن تھے یا ایمبولینس ڈرائیور، آج بھی منفی ہیں۔روشنیاں نظر آ رہی تھیں مگر شاید ہم اندھیرے کے تعاقب پر تلے تھے۔ہم نے پارک بند کر دیے تھے سڑکیں بند کر دی تھیں،مساجد بند کر دی تھیں،لوگوں کی تذلیل کی جاتی تھی، اشرافیہ بالکونی میں ڈفلی بجاتی تھی۔

لاچار لوگوں کا مذاق اڑاتی تھی۔ملازموں پر غراتے تھے۔احتیاط کم، بزدلی عیاں تھی۔وائرس سے تیز جھوٹے پیغامات اور کمزور اندیشے لمحوں میں پھیلتے تھے اور ہر جگہ سکتہ طاری کرتے تھے۔ اسپتالوں کے دروازے بند کیے جا رہے تھے۔ایسا لگتا تھا کہ سڑکوں پر وائرس کا طوفان ہے۔گھر کے علاوہ ہر طرف موت ناچ رہی ہے۔دھڑا دھڑ سینیٹائزر کو بیچنے کی حوصلہ افزائی کی جا رہی تھی۔ بازاروں میں اسپرے کر کے صارف کو ڈرایا، دھمکایا اور نہلایا جا رہا تھا۔گاڑیوں پر، سڑکوں پر اسپرے کیا جاتا تھا۔کھمبے دھوئے جاتے تھے۔ایک طرف کچھ لوگ مرض کا احساس کر رہے تھے اور دوسری طرف تاجر اس احساس کا استحصال کرنے میں مصروف۔ کچھ ویکسین بنا رہے تھے اور کچھ لگن کے ساتھ تصویریں۔عجب سماں تھا۔بے بنیاد دعوے تھے اور لمبے لمبے وعدے۔کورونا وائرس وبائی مرض کے دوران ، اکابرین نے نادانستہ طور پر جدید مقامی علم کے حامل افراد کو بحث اور فیصلہ سازی میں دور رکھ کر جدید تاریخ میں ایک انتہائی سنگین انسانی تباہی پھیلائی۔

جن ماڈلز کی بنیاد پر پیش گوئی کی جا رہی تھی اس کے بنیادی مفروضے کھوکھلے تھے۔اس کے وقت کے سانچے ربڑ کی طرح نرم تھے۔غیر یقینی کی صورت حال کا اظہار کیا جا رہا تھا۔اعداد و شمار نہ ثابت تھے، نہ سالم تھے نہ قابل اعتبار۔ایک مخصوص سیاق و سباق میں لکھے گئے ماڈلز کی بنیاد پر پوری قوم کو ہیجان میں جکڑ کر سماج کو معذور کر دیا گیا تھا۔دیگر سائنسی کاوشوں کے برعکس، جس میں محققین مستقل طور پر طریقوں کی تطہیر کرتے ہیں اور اجتماعی طور پر دنیا کے بارے میں کسی سچائی تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں، وبائی امراض کے ماڈلز اکثر ایسے ڈیزائن کیے جاتے ہیں جن کی مدد سے ہمیں ایک انتہائی آپس میں لاتعلق عمل کے بارے میں مختلف مفروضوں کے مضمرات کا باقاعدہ جائزہ لینا پڑتا ہے جس کے بارے میں اندازہ ہی نہیں ہوتا ہے بلکہ صرف الہام کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

ماڈلز ان چیزوں کی وجہ سے محدود ہیں جو ہم جانتے ہیں اور ہم کیا فرض کرتے ہیں، لیکن مناسب حد تک اور ان حدود کو سمجھنے کے ساتھ، وہ اس وبائی مرض کے ذریعے ہماری راہنمائی میں مدد کر سکتے ہیں۔درحقیقت ،کوویڈ۔ 19 ٹرانسمیشن سے وابستہ بہت سارے نکات کو اچھی طرح سے سمجھا نہیں گیا جس کے نتیجے میں ماڈلز کی غیر یقینی صورت حال کا ہمیشہ معیاری انداز میں حساب نہیں کیا جاتا۔زیادہ تر ریاضی کے ماڈلز کی پیش گوئیاں اس لحاظ سے کہ کتنے بستر اور کتنے آئی سی یو بیڈ کی ضرورت ہوگی، وہ یقیناً صحیح ثابت نہیں ہوئیں۔

ابتدائی تخمینوں سے اموات کا خطرہ بہت کم ثابت ہوا۔ 45 سال سے کم عمر افراد کے لیے" تقریباً 0 فی صد" تاہم اوسطاً اموات کی شرح تقریباً 0.25 فی صد رہی جب کہ 85 سال سے زیادہ عمر کے افراد میں یہ خطرہ کافی حد تک بڑھا ملا اور نرسنگ ہومز میں کمزور افراد کے لیے بہت زیادہ بڑھا ہوا تھا۔اس سے یہ بات عیاں ہو گیا کہ کسی ملک میں اموات کی شرح عمر کے ڈھانچے پر بہت زیادہ انحصار کرتی ہے،کون سے لوگ متاثر ہیں اور ان کا انتظام کس طرح کیا جانا چاہیے۔علاج کے دعوے کرنے والے دراصل انفیکشن کے نتیجے میں انسانی جسم کے اندر ہونے والے انفرادی تغیرات کو سمجھنے سے قاصر تھے۔

وائرس کش ادویات یا اینٹی باڈی کے نام پر صرف دکان چمکائی جا رہی تھی۔جب صورت حال سنبھلنے لگے تو نئے نئے شوشے چھوڑے جاتے۔کبھی یہ کہا جاتا کہ وائرس کی ساخت تبدیل ہوگئی ہے۔ عجیب و غریب سائنسی دعوے اور خودنمائی کی جاتی۔شیخ الجامعات، طبیب، ان کی انجمن، شوقین سیاست دانوں نے عوام کو مستقل مزاجی سے اور بے شرمی سے گمراہ کرنے کا ٹھیکا اٹھایا ہوا تھا۔ان کے جملے برقی تاریخ کے کتب خانے میں عجوبہ بن کر محفوظ ہو چکے ہیں جو قومی ذہنی استعداد سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔اس نے یقیناً قومی اعتماد کو ٹھیس پہنچانے میں بھرپور کردار ادا کیا ہے۔راقم تو حیرت کے سمندر میں غرق ہو چکا اور سوچتا ہے کہ لاعلم لوگوں سے سائنس کے موضوعات پر تالی بجوانا بدترین سفا کی ہے۔اس غلاظت کی کراہیت نکالی نہیں جا سکتی۔یہ مصنوعی ذہانت اور اعداد و شمار کے علوم کے علاوہ سچائی سے لگن رکھنے والوں کی بھی دنیا ہے۔شاید کہ آنے والا وقت اس غیر معیاری کلاکاری کو کوویڈ 19 کے سہارے بے نقاب کرے۔

کوویڈ 19 کا دور بیت سے سبق چھوڑ کر جا رہا ہے۔یہ غیر متوقع ارتقاء بشمول مالی بحران، بدامنی، خانہ جنگی، جنگ اور معاشرتی تانے بانے کے خسارے کا بھی باعث بن سکتا ہے۔اس پورے قصے میں سب سے بڑا سوال دراصل یہ تھا کہ سنگین نتائج کے بغیر کب تک لاک ڈاؤن کو برقرار رکھا جا سکتا ہے۔

عزیزوں، یہ افسوس ناک امر ہے کہ اسٹالن کے" کولخوز" اجتماعی کاشتکاری کے نظام سے لے کر ماؤ کے گریٹ لیپ فارورڈ تک اور اس سے آگے تک جدید تاریخ کی سب سے بڑی تباہی کا سہرا ان مرکزی منصوبہ سازوں کے سر جاتا ہے جو طاقت کے بل بوتے پر انسانیت کی بہتری کو بہتر بنانے کی جھوٹی کوشش کر رہے ہیں۔آیئے مطالعے کی ترغیب دیجیے۔یاد رکھیے سائنس کسی کے گھر کی کھیتی نہیں۔خواب دیکھنے والوں کی انجمن بنایئے۔کسی وبا کی صورت میں وجہ وبا کا پیچھا کیجیے، اسے سمجھیے تا کہ اپنا اور اپنے پیاروں کا خیال رکھ سکیں۔بیماری کے مضمرات کا گہرائی، ثبوتوں اور مشاہدوں کے ساتھ مطالعہ کیجیے۔چیزوں سے، میز کرسی سے وائرس کے پھیلنے کے خاطر خواہ ثبوت نہیں ملے اس اس لیے باہر نکلنے سے غیر ضروری خوفزدہ نہ ہویئے

ہاں آپس میں قریب قریب غیر ضروری رہنے سے گریز کیجیے۔مجمعے میں کم وقت گزاریے۔تنگ جگہوں میں ان جانوں کا لمبے وقت کے لیے مجمع لگانے سے پرہیز کیجیے۔تازہ ہوا کی فراوانی کو اپنی زندگی میں خاطر خواہ جگہ دیجیے۔اندھا دھند علاج کی ترویج نہ کیجیے، خوف سے باز رہیے اور اوسان بحال رکھیے۔ہم ہر کچھ نہیں ٹال سکتے لیکن جو جان بچائی جا سکتی ہے اسے کسی خوف کی آڑ میں درد یا موت کے حوالے نہ کیجیے۔نہ موت بیچیے نہ زندگی خریدیے۔خوشیوں کا، امیدوں کا پیچھا کیجیے۔یہی ہمارے کل کی خوش حالی اور پائے داری کی ضمانت دے گا۔اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

باقیات

101

سروس افسراجے کمار نے اپنے سروس ریکارڈ کے مطابق 23 اگست 2019 سے 31 اکتوبر 2022 تک دفاعی سکریٹری کے طور پر کام کیا۔ یو پی ایس سی - جو آئی اے ایس، آئی ایف ایس، اور انڈین پولیس سروس (آئی پی ایس) کے لیے افسران کے انتخاب کے لیے سول سروسز کے امتحانات کا انعقاد کرتی ہے، اس کا سربراہ ایک چیئرمین ہوتا ہے اور اس میں زیادہ سے زیادہ 10 ممبران یا اراکین ہوسکتے ہیں۔ اس وقت کمیشن میں 2 اراکین کی اسامی ہے۔ یونین پبلک سروس کمیشن چیئرمین کی تقرری 6 سال کی مدت یا 65 سال کی عمر تک کی جاتی ہے۔

102

میں سلام آباد، لگامہ، بانڈی اور گنگل سمیت اوڑی کے گولہ باری سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ ان کے ساتھ ان کے مشیر ناصر اسلم وانی، ممبر اسمبلی اوڑی سجاد اوری، ڈی سی بارہمولہ اور ضلعی انتظامیہ کے اعلیٰ افسران بھی تھے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ، جموں و کشمیر کے گولہ باری سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کر کے حالات کا جائزہ لے رہے ہیں، لوگوں کو ہونے والے نقصانات کا پہلے ہاتھ سے حساب کتاب حاصل کر رہے ہیں اور ان کا درد بانٹ رہے ہیں۔ عمر عبداللہ نے اوڑی میں گولہ باری سے متاثرہ خاندانوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ آپ کو حکومت کی طرف سے مدد فراہم کریں تا کہ آپ کے گھر دوبارہ تعمیر کیے جاسکیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اوڑی کے لوگوں نے کئی بار درد سہا ہے لیکن ہر بار ہمت اور لچک کے ساتھ اٹھے ہیں۔ عمر عبداللہ نے نام لئے بغیر پاکستان کی سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سرحد پار سے جو گولہ باری ہوئی، اس سے راجوری، اوڑی، پونچھ سمیت سبھی علاقوں میں جانی مالی نقصان ہوا اور ایسا لگ رہا تھا کہ گولہ باری جان بوجھ کر رہائشی علاقوں میں کی گئی تا کہ زیادہ سے زیادہ جانی نقصان ہو۔ انہوں نے سرحدی علاقوں میں ہوئے نقصان پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے متاثرین کو فوری طور پر امداد فراہم کرنے کی یقین دہانی کی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ان کی حکومت فوری طور پر متاثرین کے لیے امداد کے حوالہ سے کام کر رہی ہے تاہم مرکزی سرکار ان علاقوں میں کیا امداد فراہم کرے گی اس کے بارے میں انہیں کوئی علم نہیں۔ تاہم انہوں نے اعتراف کیا کہ سرحدی علاقوں کے رہائشی نجی بنکرز کی مانگ کر رہے ہیں۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ جہاں بھی ہم گئے، سبھی علاقوں کے باشندے زیر زمین بنکرز کی مانگ کر رہے ہیں۔ سرحدی علاقوں میں مرکزی سرکار کی مدد سے جلد از جلد زیر زمین بنکرز کی تعمیر شروع کرنے کے حوالے سے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ لائن آف کنٹرول یا انٹرنیشنل بارڈر کے قریب رہائش پذیر زیادہ تر لوگ نجی زیر زمین بنکرز کا مطالبہ کر رہے ہیں، کیونکہ کمیونٹی بنکرز ناکافی ہیں اور اس طرح کی صورتحال میں جانی نقصان سے بچنے کے لیے زیر زمین بنکرز کی تعمیر ناگزیر ہے۔ عمر عبداللہ نے ایک ایکس پوسٹ میں کہا کہ اوڑی کے گولہ باری سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا جن میں سلام آباد، لگامہ، بانڈی اور گنگل شامل ہیں۔ اس سرزمین نے 2005 کے زلزلے کے اثرات سے لے کر سرحد پار گولہ باری کے درد تک بہت کچھ برداشت کیا ہے۔ پھر بھی، یہاں کے لوگ ہر بار اپنے دلوں میں ہمت اور روح میں لچک کے ساتھ اٹھتے ہیں۔ ایک پہلے پوسٹ میں، عمر عبداللہ نے کہا کہ جموں اور کشمیر کے لوگوں کا درد گہرا ذاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت تمام متاثرین کیساتھ شانہ بشانہ کھڑی ہے، اور یہ کہ متاثرین کی مدد، حفاظت، بحالی اور بازآبادکاری حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ عمر عبداللہ نے لکھا کہ پچھلے کچھ دنوں میں، میں نے اپنے لوگوں کے بے پناہ درد، نقصان اور ناقابل تصور ہمت کا مشاہدہ کیا ہے۔ یہ دورے خوشیاں بانٹنے اور ترقی کی بات کرنے کیلئے ہونے چاہیے تھے، تعزیت کے لیے نہیں۔ میرے لوگوں کا درد گہرا ذاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے سرحدی علاقوں میں بنکروں کی مانگ کے حوالے سے کہا کہ پہلے متاثرین کو راحت پہنچائی جائے گی اور اسکے بعد اضافی بنکروں کی تعمیر کا معاملہ مرکزی کی نوٹس میں لایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ مرکز کیساتھ بات کر کے ایک منصوبے کے تحت بنکروں کی تعمیر کا انتظام کیا جائے گا۔

103

بھون نے ایکس پوسٹ میں لکھا "جنرل انیل چوہان، چیف آف ڈیفنس اسٹاف، جنرل اوپیندر دویدی، چیف آف دی آرمی اسٹاف، ایئر چیف مارشل اے پی سنگھ، چیف آف دی ایئر اسٹاف اور ایڈمرل دنیش کے ترپاٹھی، چیف آف دی نیول اسٹاف نے صدر دروپدی مرمو سے ملاقات کی اور انہیں آپریشن سندھور کے بارے میں آگاہ کیا۔ خیال رہے کہ مسلح افواج نے 7 مئی کی صبح کے اوقات میں پاکستان اور پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر (پی او جے کے) کے گہرے علاقوں میں دہشت گردوں کے نو ٹھکانوں پر حملہ کیا۔ دریں اثنا، 12 مئی کو قوم سے اپنے خطاب میں وزیر اعظم مودی نے کہا کہ سال 2016 میں سرجیکل اسٹرائیک اور 2019 میں فضائی حملے کے بعد اب آپریشن سندھ دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کی پالیسی ہے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے جواب میں شروع کیے گئے آپریشن سندھور نے دہشت گردی کے خلاف ہندوستان کی لڑائی میں ایک نیا معیار بنایا ہے اور ایک نیا پیرامیٹر اور نیا معمول قائم کیا ہے۔

104

آشیرواد حاصل کیا۔ نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ، وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزراء اور سابق ججوں نے ان کا استقبال کیا۔ مرکزی وزراء راجناتھ سنگھ، امیت شاہ، جے پی نڈا اور ارجن رام میگھوال نے سابق صدر رام ناتھ کووند کیساتھ حلف برداری کی تقریب میں شرکت کی۔ 24 نومبر 1960 کو امراوتی میں پیدا ہوئے جسٹس گوائی کو 14 نومبر 2003 کو بمبئی ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج کے طور پر ترقی دی گئی۔ وہ 12 نومبر 2005 کو ہائی کورٹ کے مستقل جج بنے۔ جسٹس گوائی عدالت عظمیٰ میں کئی آئینی بنچوں کا حصہ رہے ہیں جنہوں نے راہ توڑنے والے فیصلے سنائے تھے۔ جسٹس گوائی 5 ججوں کی آئینی بنچ کا حصہ تھے جس نے دسمبر 2023 میں سابقہ ریاست جموں و کشمیر کو خصوصی درجہ دینے والے آرٹیکل 370 کی دفعات کو منسوخ کرنے کے مرکز کے فیصلے کو متفقہ طور پر برقرار رکھا تھا۔ ایک اور 5 ججوں کی آئینی بنچ، جس میں جسٹس گوائی شامل تھے، نے سیاسی فنڈنگ کیلئے انتخابی بانڈز کی اسکیم کو منسوخ کر دیا۔ وہ 5 ججوں کی آئینی بنچ کا حصہ تھے جس نے 1:4 کی اکثریت کے فیصلے کے ذریعے 1000 اور 500 روپے کے کرنسی نوٹوں کو ختم کرنے کے مرکز کے 2016 کے فیصلے پر اپنی منظوری کی مہر لگائی۔ اسکے ساتھ ہی جسٹس گوائی 7 ججوں پر مشتمل آئینی بنچ کا بھی حصہ تھے، جس نے 1:6 کی اکثریت سے کہا کہ ریاستوں کو آئینی طور پر درج فہرست ذاتوں کے اندر ذیلی درجہ بندی کرنے کا اختیار حاصل ہے، جو سماجی طور پر متضاد طبقے کی تشکیل کرتی ہیں، تا کہ ان ذاتوں کی بہتری کے لیے ریزرویشن دی جا سکے جو سماجی اور تعلیمی لحاظ سے ان میں زیادہ پسماندہ ہیں۔ 7 ججوں پر مشتمل آئینی بنچ جس میں جسٹس گوائی بھی تھا، نے فیصلہ دیا کہ فریقین کے درمیان غیر مہر شدہ یا ناکافی مہر والے معاہدے میں ثالثی کی شق قابل عمل ہے کیونکہ اس طرح کی خرابی قابل علاج ہے اور معاہدہ کو غلط نہیں قرار دیتا ہے۔ ایک اہم فیصلے میں، جسٹس گوائی کی سربراہی والی بنچ نے پان انڈیا رہنما خطوط مرتب کیے اور کہا کہ پیشگی شوکاز نوٹس کے بغیر کسی بھی جائیداد کو منہدم نہیں کیا جانا چاہیے اور متاثرہ کو جواب دینے کے لیے 15 دن کا وقت دیا جانا چاہیے۔ وہ اس بنچ کے بھی سربراہ ہیں جو جنگلات، جنگلی حیات اور درختوں کے تحفظ سے متعلق معاملات کی سماعت کر رہا ہے۔

105

نے قومی سلامتی اور امن عامہ کے خدشات کا حوالہ دیا۔ بلاک کیے گئے اکاؤنٹس نے مبینہ طور پر جھوٹے دعووں کو بڑھاوا دیا، جس میں ہندوستانی رافیل جیٹ کے مار گرائے جانے کے بارے میں جھوٹی رپورٹ بھی شامل ہے - جو 2021 کے ایک پرانے حادثے کا پتہ چلا۔ چین میں ہندوستان کے سفارت خانے اور پی آئی بی کے فیکٹ چیک یونٹ نے مواد کو گمراہ کن قرار دیتے ہوئے میڈیا کو متنبہ کیا کہ وہ ڈیجیٹل غلط معلومات کی بڑھتی ہوئی مہموں کے درمیان ذرائع کی تصدیق کریں۔

106

راج بھون میں جموں و کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا سے ملاقات کی اور انہیں تازہ ترین پیش رفتوں اور موجودہ سیکورٹی کے حالات سے متعلق مختلف پہلوؤں کے بارے میں آگاہ کیا۔ لیفٹیننٹ جنرل پراتیک شرما کیساتھ فوج کی 15 ویں کور کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل پرشانت سریواستو بھی تھے۔ اس دوران فوج کی شمالی کمان کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل پرتیک شرمانے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ کو جموں و کشمیر میں سیکورٹی کی موجودہ صورتحال اور لائن آف کنٹرول اور دیگر سرحدی علاقوں کے ساتھ حالیہ پیش رفت کے بارے میں آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے بدھ کو ایک ایکس پوسٹ میں کہا کہ لیفٹیننٹ جنرل نے ایک دن پہلے ان سے ملاقات کی۔ چیف منسٹر نے اپنے آفیشل ایکس ہینڈل پر کہا کہ کل یعنی منگل کو، جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف ناردرن کمانڈ لیفٹیننٹ جنرل پراتیک شرمانے مجھ سے ملاقات کی اور موجودہ سیکورٹی صورتحال اور لائن آف کنٹرول اور دیگر سرحدی علاقوں کے ساتھ حالیہ پیش رفت کے بارے میں آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق آرمی کمانڈر کے ساتھ جنرل آفیسر کمانڈنگ 15 کور، لیفٹیننٹ جنرل پرشانت سریواستو بھی تھے۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے مزید کہا کہ ہماری افواج قوم کی حفاظت میں قابل تعریف کام کر رہی ہیں۔

107

حالت خطرے سے باہر بتائی جاتی ہے۔ بارہمولہ پولیس نے حادثے کا نوٹس لے لیا ہے اور مزید تفتیش جاری ہے۔ ادھر سری نگر میں ٹورسٹ ریسپشن سینٹر (TRC) یعنی سیاحتی استقبالیہ مرکز کے قریب منگل کو شام دیر گئے میں ایک المناک سڑک حادثے میں کپواڑہ کے 2 نوجوانوں کی موت ہوگئی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، ایک موٹر سائیکل زیر رجسٹریشن نمبر JK04C-5524 سری نگر میں (TRC) یعنی سیاحتی استقبالیہ مرکز کے قریب ایک بجلی کے کھمبے سے ٹکرا گیا۔ ٹکر لگنے سے موٹر سائیکل پر 2 نوجوان شدید زخمی ہوگئے۔ ذرائع کے مطابق پولیس تھانہ کوٹھی باغ سے ایک پولیس پارٹی فوری طور پر موقع پر پہنچی اور زخمیوں کو علاج کیلئے ایس ایم ایچ ایس اسپتال منتقل کیا۔ تاہم ڈاکٹروں نے دونوں زخمیوں کو مردہ قرار دے دیا۔ المناک سڑک حادثے میں جاں بحق ہونے والوں کی شناخت 25 سالہ غلام محمد لون ولد علی محمد اور 23 سالہ ریاض احمد تانترے ولد محمد یوسف تانترے ساکنان مڑھل کپواڑہ کے طور پر کی گئی ہے۔ دریں اثنا، پولیس نے واقعہ کا نوٹس لے لیا ہے۔

108

مخصوص فلائٹس کی کلیئرنس نہ ملنے کی وجہ سے عازمین کو دہلی میں ہوائی جہاز تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ تاہم دہلی بین الاقوامی ہوائی اڈے سے 2 پروزاوں میں جموں و کشمیر کے عازمین کو مدینہ پہنچایا جائے گا۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان تناؤ کے بیچ 7 اپریل کو سرینگر بین الاقوامی ہوائی اڈہ سے تمام سول فلائٹ آپریشن کے لیے بند کر دیے گئے تھے۔ جس کا براہ راست اثر طے شدہ حج پروازوں پر بھی پڑا۔ حکام کے مطابق 4 مئی کو سرینگر سے 178 عازمین پر مشتمل صرف ایک پرواز مدینہ منورہ روانہ ہوئی تھی۔ اس کے بعد بڑھتی کشیدگی کے پیش نظر 13 مئی تک طے شدہ پروازیں منسوخ کر دینا پڑا تھا۔ جس سے عازمین کو غیر یقینی اور اضطرابی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم اب 14 مئی کو حجاج کرام کی پروازیں دوبارہ شروع ہوگئی ہیں۔ جموں و کشمیر حج کمیٹی کے ایگزیکٹیو آفیسر شجاعت احمد قریشی نے کہا کہ امسال جموں و کشمیر سے کل 3622 عازمین سفر محمود پر جا رہے ہیں جن میں سے صرف 178 سرینگر سے روزانہ ہوئے ہیں جبکہ جموں و کشمیر کے 480 عازمین جنہوں نے دہلی کو اپنے سفر کیلئے انتخاب کیا تھا کامیابی کے ساتھ روانہ ہوئے ہیں۔ جموں و کشمیر حج کمیٹی کے ایک ایگزیکٹو آفیسر شجاعت احمد قریشی نے کہا کہ 22 اپریل کو پہلگام میں ہونے والے دہشت گردانہ حملے کے بعد ہندوستان اور پاکستان کے درمیان حالیہ کشیدگی اور اس پر ہندوستان کے ردعمل کی وجہ سے، سات پروازیں منسوخ کی گئی تھیں، جن میں سے صرف ایک کوری شیڈول کیا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ آج ہمیں خوشی ہے کہ حج کا سفر دوبارہ شروع ہوگیا ہے لیکن 7 پروازیں منسوخ کر دی گئیں، جن میں سے ایک 15 مئی کو ری شیڈول کی گئی ہے، جو عازمین آج روانہ ہو رہے تھے انہیں بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، کیونکہ ایئر بس سری نگر ہوائی اڈے پر نہیں پہنچ سکی اور اب انہیں دہلی جانا ہے اور وہاں سے وہ پروازیں بدل کر مکہ کیلئے روانہ ہوں گے، دہلی سے کل 2 پروازیں ہوں گی اور سری نگر سے کل دو پروازیں ہوں گی۔ ڈاکٹر شجاعت قریشی نے کہا کہ حالیہ کشیدگی کی وجہ سے ہمیں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن ہمارے پاس وقت ہے اور جموں و کشمیر کے عازمین شیڈول کے مطابق وہاں پہنچیں گے۔ ایک عازم جو مکہ کے لیے روانہ ہونے والا تھا، نے دشمنی کے خاتمے پر راحت کا اظہار کیا اور کہا کہ اس نے حالات کے نارمل ہونے کی دعا کی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ اللہ سے دعا کی تا کہ حالات معمول پر آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ جنگ بندی ہوئی اور اب ہم حج کیلئے سفر کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ اللہ سے دعا کی تا کہ حالات معمول پر آجائیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ جنگ بندی ہوئی اور اب ہم حج کیلئے سفر کرنے کے قابل ہوگئے ہیں۔

109

جموں رمیش کمار، ضلع ترقیاتی کمشنر جموں سچن کمار ویشی اور مقامی انتظامیہ کے دیگر سینئر افسران بھی تھے۔ چیف سیکرٹری نے سب ڈویژن اکھنور کے علاقے سوہل اور بھلوال برہمنہ کے ہائر سیکنڈری سکولوں کا معائنہ کیا جنہیں جاری شیلنگ کے باعث بے گھر ہوئے افراد کے لئے عارضی پناہ گاہوں میں تبدیل کیا گیا ہے۔ انہوں نے متاثرہ کنبوں کے افراد سے ملاقات کی، ان کے مسائل سنے اور ان کی رہائش، خوراک، پانی اور بجلی کی فراہمی کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ انہوں نے پناہ گزین افراد کو فراہم کی جاری طبی سہولیات کا بھی معائنہ کیا اور صحت حکام کو ہدایت دی کہ وہ طبی خدمات کو مزید بہتر بنائیں تا کہ متاثرہ افراد کو علاج و معالجہ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہ پڑے۔ چیف سیکرٹری نے متاثرین سے گفتگو کے دوران پناہ گاہوں میں دستیاب سہولیات کے بارے میں رائے حاصل کی اور مقامی انتظامیہ کو ہدایت دی کہ وہ متاثرین کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہیں اور ان کی ضروریات بغیر کسی رکاوٹ کے پوری کی جائیں۔ بعد میں انہوں نے شیلنگ سے متاثرہ دیہات کا دورہ کیا اور رہائشی مکانات و عوامی بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصانات کا بذات خود جائزہ لیا۔ چیف سیکرٹری اٹل ڈولو نے انتظامیہ پر زور دیا کہ نقصانات کا فوری تخمینہ لگایا جائے اور متاثرہ آبادی کے لئے ریلیف اقدامات شروع کئے جائیں۔ انہوں نے مستقبل کے لئے تحفظ کو یقینی بنانے کی خاطر کمیونٹی بنکروں کی تعمیر جیسے طویل المدتی اقدامات کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے مشکل حالات میں سرحدی رہائشیوں کی حفاظت اور فلاح و بہبود کے لئے حکومت کے عزم کا اعادہ کیا

110

واہگہ کے بالمقابل) پر بارڈر سیکیورٹی فورس (بی ایس ایف) کے حوالے کیا۔ ترجمان نے کہا، "آج 10.30 بجے کانسٹیبل پورن کمار شا کو اٹاری واہگہ بارڈر پر بی ایس ایف نے پاکستان سے واپس لے لیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ شا 23 اپریل کو فیروز پور سیکٹر کے علاقے میں 11:50 بجے کے قریب آپریشنل ڈیوٹی کے دوران "نادانستہ طور پر" پاکستان کے علاقے میں داخل ہو گیا تھا اور اسے پاک رینجرز نے حراست میں لے لیا تھا۔ عہدیداروں نے بتایا کہ جوان کا جسم کا مکمل معائنہ اور میڈیکل ٹیسٹ کیا جائے گا جس کے بعد ایک کونسلنگ اور "ڈیبریفنگ" سیشن ہوگا۔

111

قیادت میں موجودہ حکومت سماج کے ہر شعبے اور طبقات کی مربوط ترقی کے لئے پُرعزم ہے۔ انہوں نے کہا، "یہ حکومت عوام کے ووٹ اور اعتماد سے قائم ہوئی ہے اور اس طرح یہ حکومت ہمارے لوگوں کی فلاح و بہبود اور ترقی کے لئے انتھک محنت کام کرنے کے لئے پُرعزم ہے۔" انہوں نے کہا، "ہماری گزشتہ سات ماہ کی حکمرانی کا رپورٹ کارڈ اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ جموں و کشمیر ہر شعبے میں ترقی کی راہ پر گامزن ہے، چاہے وہ صحت، تعلیم یا دیگر سماجی شعبے تھے۔ وزیر موصوف نے مزید کہا کہ موجودہ حکومت کے تحت پورے جموں و کشمیر میں میڈیکل انفراسٹرکچر کو اَپ گریڈ کیا جارہا ہے اور اس کے علاوہ میڈیکل افسران کے ساتھ ساتھ دیگر پیرامیڈیکل سٹاف کی بھرتی کے لئے بھی پرخاص توجہ دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا، "گزشتہ چند مہینوں میں اس حکومت نے تین سو سے زیادہ ڈاکٹروں کو بھرتی کر کے ان علاقوں میں تعینات کیا ہے جہاں ان کی اشد ضرورت تھیں تا کہ طبی سہولیات کو بہتر بنایا جاسکے۔" انہوں نے مزید کہا کہ دیہی علاقوں میں بھی بڑی تعداد میں ڈاکٹروں کو تعینات کیا گیا ہے تا کہ بنیادی سطح پر صحت سہولیات کو مضبوط کیا جاسکے جو کہ عمر عبداللہ حکومت کا اہم مقصد ہے۔ وزیر موصوف نے عوام کو مشورہ دیا کہ وہ نو قائم شدہ آیوش اینڈ ویلنس سینٹر سے بھرپور فائدہ اُٹھائیں۔ اس موقعہ پر رُکن قانون ساز اسمبلی سری گفوارہ بجی بہاڑہ بشیر احمد ویری نے اپنے حلقہ انتخاب میں صحت و تعلیمی شعبوں سے متعلق مختلف ترقیاتی ضروریات پر مبنی ایک تفصیلی میمورنڈم وزیر کو پیش کیا۔ وزیر موصوف نے یقین دہانی کی کہ ان مطالبات کو ترجیحی بنیادوں پر پورا کیا جائے گا۔ سکینہ اِیتو نے افتتاحی تقریب کے بعد ٹراما ہسپتال کا تفصیلی چکر بھی لگایا اور اس کے کام کاج کا جائزہ لیا۔ اُنہوں نے ڈاکٹروں اور دیگر عملے کے ساتھ بات چیت کی اور تمام اہم طبی آلات اور ادویات کی دستیابی پر زور دیا۔ اُنہوں نے اس ہسپتال کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے کہا کہ یہ قومی شاہراہ کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے ایمرجنسی صورتحال میں بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس موقعہ پر چیف میڈیکل آفیسر (سی ایم او) اننت ناگ نے وزیر موصوف کو اپ گریڈ شدہ شعبوں میں دستیاب سہولیات، بنیادی ڈھانچے، عملے کی تعیناتی اور فراہم کی جانے والی خدمات کے بارے میں بریفنگ دی۔ بعد میں وزیر سکینہ اِیتو نے گورنمنٹ ڈگری کالج بجی بہاڑہ اور گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول بجی بہاڑہ کا بھی دورہ کیا اور اُنہوں نے وہاں موجودہ بنیادی ڈھانچے، تعلیمی ماحول اور فیکلٹی کی صورتحال کا جائزہ لیا۔ اُنہوں نے طلباً سے بات چیت کی اور ان کی تعلیمی ضروریات اور ادارہ جاتی مسائل کے بارے میں دریافت کیا۔ اس موقعہ پر طلباً نے اپنی تجاویز اور مسائل وزیر کے ساتھ اشتراک کیا۔ اُنہوں نے طلباً کو یقین دلایا کہ اُن کے مسائل جلد حل کئے جائیں گے۔ اُنہوں نے اساتذہ سے بات چیت کے دوران معیاری تعلیم کی اہمیت پر زور دیا اور جموں و کشمیر بھر میں تعلیمی اداروں میں بنیادی اور تدریسی سہولیات کو اَپ گریڈ کرنے کے حکومتی عزم کو اُجاگر کیا۔ وزیر کے ہمراہ رُکن قانون ساز اسمبلی سری گفوارہ۔ بجی بہاڑہ ڈاکٹر بشیر احمد ویری، ڈائریکٹر کالجز، ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر کشمیر، ڈائریکٹر سکول ایجوکیشن کشمیر، ڈائریکٹر آیوش، سی ایم او اننت ناگ، میڈیکل سپرانٹنڈنٹ اور دیگر محکموں کے سینئر افسران بھی تھے۔

112

بارے میں آگاہ کیا جو بنیادی طور پر انفرادی اور کمیونٹی بنکروں کی تعمیر، حالیہ کراس بارڈر فائرنگ کے دوران ہوئے نقصان کا معاوضہ، پانی کی کمی، غیر منقولہ بجلی کی کٹوتیوں اور لنک سڑکوں وغیرہ سے متعلق تھے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے متعلقہ عہدیداروں کو ان کی شکایات کو حل کرنے کیلئے موقع پر ہی ہدایات جاری کیں اور لوگوں کو یقین دلایا کہ ان کی ہر ایک شکایت کو مرحلہ وار طور سے دور کیا جائے گا۔ نائب وزیر اعلیٰ نے لوگوں کو یقین دلایا کہ ان کی حفاظت کیلئے علاقے میں اضافی بنکروں کیلئے نشاندہی کی گئی ہے اور انہیں جلد ہی تعمیر کیا جائے گا۔ دورے کے دوران ان کے ہمراہ ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر نوشہرہ اور ضلعی انتظامیہ کے دیگر سینئر

FROM THE OFFICE OF
ADVOCATE MOOMIN SULTAN
CHAMBER NO. FFX-2, DISTRICT COURT COMPLEX MOOMINABAD BATMALOO,SRINAGAR

IN THE CASE OF: 1.Arjmand Farooqi
W/o Suhail Shafi Farooqi
Resident of Usman Lane B , Qamarabad Qamarwari , Srinagar At present Hyderpora
Gulberg colony.

CAVEATOR

VERSU

PUBLIC AT LARGE

IN THE MATTER OF
Caveat Petition for providing right of prior audience to the caveator before passing any order if the non-caveator or any other person choose to file any suit, appeal ,writ petition or proceedings against thecaveators on the ground of distorted fact/misrepresent and crooked story and may succeed in obtainingsome relief order at irreparable loss and inconvenience of the caveator. It would be proper thatcaveator is given opportunity of being heard by the Hon'ble court before passing any order.

MOOMIN SULTAN
ADVOCATE J&K HIGHCOURT

Union Territory of Jammu and Kashmir.
Office of the Executive Engineer, (Jal Shakti) PHE, Mechanical Rural Division, Sgr.

GISTofe-Tender.

E-N.I.T.No:-PHE/MRD/TS/E-nit/13of05/2025

INVITATION: For and on behalf of the Lieutenant Governor of Union Territory of Jammu and Kashmir online e-bids in two Cover System, (Technical and Financial) are hereby invited on percentage basisfrom registered Govt. contractors having similar experience and established workshop facility for execution of similar nature of works to fix rate contract for repairs to different types of Submersible pumping units and other allied equipments installed at various WSSsof this Division.

S. No.	Name of work	Cost of tender document (Rate in Rs)	Validity of offer	Programme
A.	For fixing of rate contract for repairs to different types of damaged Horizontal and Vertical turbine pumps and motors installed at various WSSs of Jal Shakti(PHE) Mechanical Rural Division Srinagar (Ceiling of the rate contract Rs.7 Lacs).	Rs.400.00	90 Days	M&R

01	Period of downloading of bidding document	13-05-2025 (05.00 PM)
02	Bid submission start date	13-05-2025 (05.00 PM)
03	Bid submission end date	23-05-2025 (11.00 AM)
04	Date & time of opening of technical bid online	23-05-2025 (12.00 PM)

List of Documents to be uploaded
i. Scanned copy of tender document fee in shape of Bank receipt etc. The amount should be deposited in the official account maintained in J&K Bank, Residency Road, Sgr having A/C No: 0005010100005637.
ii. Scanned copy of GSTIN registration, PAN card and latest GST return certificate.
iii. Scanned copy of valid DIC registration for above nature of work.
iv. Scanned copy of Valid Electrical licence, if applicable with latest renewal.
v. Scanned copy of acceptance of commercial terms and conditions of this E-nit duly signed and stamped.
vi. Scanned copy of Bid Security Declaration duly signed and stamped.
vii. Scanned copy of certificate of experience for similar nature of work issued by the officer not below the rank of the Executive Engineer.
viii. Complete address and Geo tagged photographs of the workshop.
ix. Latest Electricity bill of the workshop
x. Latest income tax return certificate

No: -PHE/MRD /TS/523-29   DT: - 13-05-2025

Sd/-Executive Engineer,
Jal Shakti (PHE) Mechanical Rural
Division Srinagar.

DIPK No: 1417/25

یکروزہ درجہ بندی: اسمرتی کی دوسری پوزیشن

ہندوستان کی معروف بلے باز اسمرتی مندھانا کو اپنی حالیہ شاندار فارم کا صلہ ملا ہے اور وہ آئی سی سی خاتون بین الاقوامی ایک روزہ پلیئر رینکنگ میں دوسرے نمبر پر پہنچ گئی ہیں۔ سری لنکا میں حال ہی میں ختم ہونے والی سہ فریقی سیریز میں ہندوستان کی خطابی جیت میں اہم کردار ادا کرنے والی اسٹار اوپننگ کھلاڑی اسمرتی مندھانا آئی سی سی ویمن ون ڈے بیٹنگ رینکنگ میں ایک درجے کے فائدے کے ساتھ دوسرے نمبر پر پہنچ گئی ہیں، جس سے ان کی نظریں ایک بار پھر سرفہرست پوزیشن حاصل کرنے پر مرکوز ہیں۔ آخری بار ۹۱۰۲ء میں نمبر ون ون ڈے بلے باز بننے والی مندھانا نے سری لنکا اور جنوبی افریقہ کے خلاف حال ہی میں ختم ہونے والی سیریز کی ۵ اننگز میں ۲۶۴ رن بنائے اور سیریز کی دوسری سب سے کامیاب بلے باز رہیں۔ سری لنکا کے خلاف فائنل میں ۱۰۱ گیندوں پر ۱۱۶ رن کی اننگز کھیلنے والی مندھانا سرفہرست جنوبی افریقہ کی لورا وولورڈٹ سے صرف ۱۱ رینکنگ پوائنٹس سے پیچھے ہیں۔ وولورڈٹ سہ فریقی سیریز میں صرف ۶۸ رن بنا سکیں۔ اسمرتی مندھانا نے حال ہی میں سری لنکا اور ساؤتھ افریقہ کے خلاف ہندوستان کی جیت میں ٹرائی سیریز کے دوران شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا، جہاں بائیں ہاتھ کی اس بلے باز نے ۵ اننگز میں ۲۶۴ رن بنائے اور ٹورنامنٹ کی دوسری سب سے زیادہ رن بنانے والی کھلاڑی رہیں۔ اس سے مندھانا بین الاقوامی ایک روزہ (او ڈی آئی) بلے بازوں کی تازہ رینکنگ میں ایک درجہ چھلانگ لگا کر مجموعی طور پر دوسرے نمبر پر پہنچ گئی ہیں اور اب وولورڈٹ کے ساتھ ان کا فرق صرف ۱۱ رینکنگ پوائنٹس رہ گیا ہے کیونکہ جنوبی افریقہ کی بلے باز نے سری لنکا میں ہونے والی سہ رخی سیریز میں اچھی کارکردگی پیش نہیں کی تھی اور زیادہ رن نہیں بنائے تھے۔ اسمرتی مندھانا اس سے قبل یکروزہ بلے بازی میں نمبر ون رینکنگ حاصل کر چکی ہیں، لیکن ۸۲ سالہ کھلاڑی نے ۹۱۰۲ء کے بعد سے ۵۰ اوورس کے کرکٹ میں یہ اعلیٰ پوزیشن حاصل نہیں کی، حالانکہ وہ اس دوران مسلسل ٹاپ ۱۰ میں شامل رہی ہیں۔ آئی سی سی کی رپورٹ کے مطابق سری لنکا کی کپتان چماری اٹاپٹو نے ٹرائی سیریز کے دوران اپنی ٹیم کیلئے ۹۳۱ رن بنا کر ٹاپ ۱۰ میں دو درجے ترقی پائی اور اب وہ ساتویں پوزیشن پر برابر ہیں جبکہ جمائمہ روڈریگز (۵ درجے ترقی کے ساتھ ۱۵ویں) اور جنوبی افریقہ کی کلوئی ٹرائن (نو درجے کے فائدے کے ساتھ ۸۱ویں) نے بھی رینکنگ میں اصلاح کی ہے۔

محمد شامی بھی اپنے میڈیا کی فیک نیوز پر برس پڑے

محمد شامی بھی میڈیا کی فیک نیوز پر برس پڑے، انہوں نے فیک نیوز کا اسکرین شاٹ لے کر سوشل میڈیا پر پیغام جاری کر دیا۔ صحافی نے روہت شرما اور ویرات کوہلی کے بعد محمد شامی کی ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کی خبر دی تھی۔ شامی نے سوشل میڈیا پر صحافی کو طنزیہ جواب میں لکھا ہے کہ بہت اچھے مہاراج! اپنی نوکری کے دن بھی گن لو کتنے رہ گئے، ہمارا بعد میں دیکھ لینا۔ محمد شامی نے مذکورہ صحافی کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ آپ جیسے لوگوں نے ہمارے مستقبل کا ستیاناس کیا ہوا ہے، کبھی تو اچھا بول لیا کرو۔ محمد شامی نے سوشل میڈیا پر یہ بھی لکھا ہے کہ معذرت کے ساتھ، یہ آج کی سب سے خراب اسٹوری ہے۔

گل ٹیم انڈیا کے کپتان ہو سکتے ہیں: معین

سابق آل راؤنڈر معین علی نے کہا کہ انگلینڈ میں ٹیسٹ سیریز سے ہندوستان کے اسٹار بلے باز روہت شرما اور وراٹ کوہلی کی عدم موجودگی میزبان ٹیم کو بہت فائدہ دے گی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگلے ماہ شروع ہونے والی ۵ ٹیسٹ میچوں کی سخت سیریز میں ٹیم انڈیا کی قیادت کرنے کیلئے شبھمن گل ترجیحی انتخاب ہوں گے۔ روہت اور وراٹ نے حال ہی میں ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا، اس سیریز کیلئے ہندوستان کو اس کے دو انتہائی تجربہ کار کھلاڑیوں کے بغیر چھوڑ دیا۔ معین علی، جنہوں نے گزشتہ سال بین الاقوامی کرکٹ سے ریٹائرمنٹ لے لیا تھا، نے کہا کہ میں یقینی طور پر سمجھتا ہوں کہ یہ انگلینڈ کے لئے بہت بڑا فائدہ ہے۔ دو سرفہرست کھلاڑی جو انگلینڈ کے دورے پر کئی بار آ چکے ہیں اس لئے ان کے پاس تجربہ ہے۔ مجھے یاد ہے کہ روہت نے پچھلی بار انگلینڈ میں بہت اچھا مظاہرہ کیا تھا۔ ان میں جو جذبہ ہے، جس طرح کے لیڈر ہیں، ان دونوں نے ٹیسٹ کرکٹ میں ہندوستان کی کپتانی کی ہے۔

امریکی لیجنڈری ریسلر سابو چل بسے

امریکا کے سابق ریسلنگ لیجنڈ ٹیرنس برنک المعروف سابو 60 برس کی عمر میں چل بسے۔ غیرملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق ورلڈ ریسلنگ انٹرٹینمنٹ (ڈبلیو ڈبلیو ای) نے ریسلنگ لیجنڈ سابو کی موت کی تصدیق کرتے ہوئے تعزیت کا اظہار کیا۔ ڈبلیو ڈبلیو ای کا کہنا ہے کہ یہ بتاتے ہوئے انتہائی دکھ ہو رہا ہے کہ ٹیرنس برنک جنہیں دنیا سابو کے نام سے جانتی ہے، چل بسے ہیں۔ ان کے اہل خانہ اور عزیز و اقارب سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق گزشتہ ماہ اپریل میں ریسلنگ سے ریٹائر ہونے والے معروف ریسلر سابو کا انتقال 11 مئی 2025 کو ہوا۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ اب تک ان کی موت کی وجوہات کا تعین نہیں کیا جا سکا ہے۔

کیا کرسٹیانو رونالڈو النصر فٹبال کلب چھوڑیں گے؟

کیا کرسٹیانو رونالڈو النصر میں رہیں گے؟ پرتگالی اسٹار ۳۳ گول کے ساتھ موجودہ سعودی پرو لیگ کے سب سے زیادہ گول اسکور کرنے والوں میں سرفہرست ہیں، لیکن النصر کی حالیہ جدوجہد نے ۴۰ سالہ نوجوان کو کلب میں اپنے مستقبل پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ النصر، جو پوائنٹس ٹیبل پر تیسرے نمبر پر ہے، کو ٹیبل ٹاپرس الاتحاد کے خلاف اپنی تازہ ترین شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ رونالڈو کی ٹیم اب ۱۳ میچوں میں ۳۶ پوائنٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ النصر اب ۳ میچ کھیل کر ۷۲ پوائنٹس حاصل کر سکتا ہے۔ خطاب کی دوڑ سے پہلے ہی باہر ہو چکے، النصر کا مقابلہ پیر کو الاخدود سے ہوا اور اس نے اے ایف سی چیمپئن لیگ کے ایلیٹ اسپاٹس میں سے ایک کیلئے کوالیفائی۔ النصر نے آخری بار سعودی پرو لیگ ۹۱-۸۱۰۲ء سیزن میں جیتا تھا۔ پانچ بار کے بیلون ڈی اور جیتنے والے نے فٹبال کی دنیا کو حیران کر دیا جب مانچسٹر یونائیٹڈ اور ریئل میڈرڈ کے سابق عظیم کھلاڑی ۳۲۰۲ء میں سعودی عرب چلے گئے۔ میل آن لائن کی ایک رپورٹ کے مطابق اپنے موجودہ معاہدے میں صرف دو ماہ رہ جانے کے بعد رونالڈو کے معاہدے میں توسیع کی توقع تھی لیکن اسے روک دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حالیہ دنوں میں النصر کی چاندی کا تمغہ جیتنے کی جدوجہد کی وجہ سے مذاکرات کو روک دیا گیا ہے۔ یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ رونالڈو سے سعودی پرو لیگ کے دیگر کھلاڑیوں نے بھی رابطہ کیا ہے۔ سعودی پرو لیگ کے میچ میں النصر فٹبال کلب نے سادیو مانے کے ۴ گول کی بدولت الاخدود فٹبال کلب کے خلاف پیر کی دیر رات ہونے والے میچ میں ۹ گول کیے۔ النصر فٹبال کلب نے یہ میچ ۰-۹ گول سے جیت لیا اور پورے ۳ پوائنٹس حاصل کیے۔ اس جیت کے ساتھ ہی النصر کلب پوائنٹ ٹیبل پر تیسری پوزیشن پر ہے۔ اس لیگ کے خطاب کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

آئرلینڈ کی فٹبالر میگن کیمبل کا تاریخی کارنامہ

آئرلینڈ کی خاتون فٹبالر میگن کیمبل نے تاریخی کارنامہ انجام دے کر اپنا نام گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈز میں درج کرا لیا۔ لندن سٹی لائیونیسز کی کھلاڑی میگن نے دنیا کی طویل ترین تھرو پھینک کر عالمی ریکارڈ قائم کر دیا۔ انہوں نے 30 اپریل کو 37.55 میٹر (123 فٹ 2 انچ) دور گیند پھینک کر یہ شاندار کارنامہ انجام دیا۔ یہ تھرو نا صرف 35 میٹر کی مطلوبہ حد سے آگے تھی بلکہ ایک بلیو ویل مچھلی (جو دنیا کا سب سے بڑا جانور ہے) سے بھی تقریباً 10 میٹر طویل تھی، جس کی اوسط لمبائی 24 میٹر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ تھرو ایک مکمل بولنگ ایلی (19.16 میٹر) سے تقریباً دو گنا لمبی تھی۔ 51 ہزار سے زائد تاش کے پتوں کو ڈومینو کی طرح گرانے کا عالمی ریکارڈ۔ 31 سالہ میگن کیمبل نا صرف یہ اعزاز حاصل کرنے والی پہلی خاتون بن گئی ہیں بلکہ انہوں نے اس پر فخر کا اظہار بھی کیا کہ وہ کسی کو خود سے بہتر کارکردگی دکھانے کی ترغیب دینا چاہتی ہیں۔ میگن نے ہنستے ہوئے کہا کہ مجھے لگتا ہے میرا ریکارڈ شاید ایک ہفتے میں ٹوٹ جائے گا جب کسی کو اس کی خبر مل جائے گی۔ میگن کے مطابق ان کی تھرو کی صلاحیت 12 سے 13 سال کی عمر میں نمایاں ہوئی، جب وہ آئرلینڈ میں لڑکوں کی ٹیم کے ساتھ کھیلتی تھیں اور ان کی تھرو ان لڑکوں سے بھی لمبی ہوتی تھی۔ واضح رہے کہ میگن کیمبل نے ماضی میں مانچسٹر سٹی، لیورپول، اور ایورٹن جیسی مشہور ٹیموں کی نمائندگی کی ہے، وہ ریپبلک آف آئرلینڈ کی قومی ٹیم کے لیے 50 سے زائد میچز بھی کھیل چکی ہیں۔

ٹیسٹ چیمپئن شپ کے فائنل کیلئے جنوبی افریقا نے 15 رکنی اسکواڈ کا اعلان کر دیا

انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے فائنل کے لیے جنوبی افریقہ نے بھی 15 رکنی اسکواڈ کا اعلان کر دیا۔ ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کے فائنل میں ٹیمبا باوما جنوبی افریقی ٹیم کی قیادت کریں گے۔ ٹونی ڈی زورزی، ایڈن مارکرم، ریان ریکلٹن، ٹرسٹین اسٹبز، ڈیوڈ بیڈنگھم، مائیک ویرین، ویان مولڈر، سینوران متھوسامے اور کیشو مہاراج اسکواڈ کا حصہ ہیں۔ اس کے علاوہ مارکو جینسن، کاربن بوش، کگیسو ربادا، لونگی اینگیڈی اور ڈین پیٹرسن بھی جنوبی افریقی اسکواڈ میں شامل ہیں۔ ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ کا فائنل جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا کے درمیان 11 جون سے لارڈز میں کھیلا جائے

کھیلو انڈیا یوتھ گیمز: مرین ڈرائیو پر راجستھان کے رائیڈرس کا غلبہ

بہار کے دارالحکومت پٹنہ کے مرین ڈرائیو پر منگل کو کھیلو انڈیا یوتھ گیمز ۵۲۰۲ء کی روڈ سائیکلنگ مقابلوں میں راجستھان کے سائیکلسٹوں نے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ منگل کو پٹنہ میں ٹھنڈی ہواؤں اور ناظرین کی بڑی بھیڑ کے درمیان راجستھان کے رائیڈرس نے انفرادی ٹائم ٹرائل میں اپنی طاقت دکھائی اور ۶ میں سے ۵ تمغے اپنے نام کیے، جن میں ۲ طلائی، ایک چاندی اور ۲ کانسہ شامل ہیں۔ لڑکوں کی ۳۰ کلومیٹر کی سنسنی خیز ریس میں تو راجستھان کے بیٹوں نے کلین سویپ کر دیا۔ دونوں ہی زمرے میں مہاراشٹر کی جول تجم نارکر واحد ایسی رائیڈر رہیں جنہوں نے راجستھان کے غلبے کو چیلنج کیا۔ نارکر نے ۲۰ کلومیٹر کی ریس ۲۳ منٹ اور ۴۹ء ۱۹۲ سیکنڈ (اوسط رفتار ۹۳ء۶ کلومیٹر فی گھنٹہ) میں مکمل کر کے چاندی کا تمغہ حاصل کیا ہے۔ لیکن طلائی تمغہ راجستھان کی منجو چودھری نے اپنے نام کیا۔ بیکانیر میں پریکٹس کرنے والی باڑمیر کی اس بیٹی نے ۲۳ منٹ ۱۵ء ۴۴۱ سیکنڈ (اوسط رفتار ۳۷ء۲ کلومیٹر فی گھنٹہ) کے ساتھ پہلی پوزیشن حاصل کی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ منجو کا یہ پہلا کھیلو انڈیا یوتھ گیمز ہے اور وہ صرف روڈ ریسنگ میں ہی حصہ لیتی ہیں۔ منجو کی ٹیم کی ساتھی رکنی بھی پیچھے نہیں رہیں اور انہوں نے ۲۳ منٹ ۴۰ء۳۳۲ سیکنڈ (اوسط رفتار ۳۵ء۶ کلومیٹر فی گھنٹہ) میں ریس مکمل کر کے کانسہ کا تمغہ حاصل کیا۔

سیمی گریوال کی کانز میں پہلی مرتبہ شرکت، ستیہ جیت رے کو خراج عقیدت پیش کریں گی

۱۳ مئی ۵۲۰۲ء کو کانز فلم فیسٹیول کی تقریب میں سنیما سے رغبت رکھنے والے افراد کو ایک بہترین تحفہ ملے گا۔ مشہور اداکارہ اور ثقافتی آئیکون سیمی گریوال امسال کانز فلم فیسٹیول میں شرکت کریں گی۔ کانز فلم فیسٹیول کے دوران سیمی گریوال نے اپنے انسٹاگرام کے ذریعے یہ خبر شیئر کی ہے۔ انہوں نے بی ہائنڈ دی سینس ویڈیو شیئر کرتے ہوئے ۹۱ مئی ۵۲۰۲ء کو کانز فلم فیسٹیول میں اپنی آمد کی خبر دی ہے۔ وہ کانز فلم فیسٹیول میں ستیہ جیت رے کی فلم "ارن یرون راتری" کی نمائندگی کریں گی۔ انہوں نے انسٹاگرام پر اپنے پوسٹ کے کیپشن میں لکھا ہے کہ "انہوں نے ہندوستانی کاسٹیوم ڈیزائنر کا رلیو کو کانز فلم فیسٹیول میں اپنا لک ڈیزائن کرنے کیلئے منتخب کیا ہے جو اپنے ایوننگ ویئر اور کسٹم گاؤن کی منفرد ڈیزائننگ کیلئے مشہور ہیں۔" سیمی گریوال نے اپنے انسٹاگرام پوسٹ کے کیپشن میں لکھا ہے کہ "بالآخر میں نے فیصلہ کر لیا کہ کون کانز ریڈ کارپیٹ کا میرا لک ڈیزائن کرے گا۔

وراٹ کوہلی کا ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان، 'ایک شاندار دور کا اختتام'

انڈین کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور اسٹار بلے باز وراٹ کوہلی نے ٹیسٹ کرکٹ سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ کرک انفو کے مطابق پیر کو کیے گئے اس اعلان کے ساتھ ہی 14 برسوں پر محیط اس شاندار دور کا اختتام ہو گیا جس کے دوران 123 ٹیسٹ کھیلے گئے اور جن میں سے 38 ان کی کپتانی میں ہوئے۔ رپورٹ کے مطابق ان میچز میں وراٹ کوہلی نے مجموعی طور پر 9 ہزار 230 سکور بنائے جن کی اوسط 46 اعشاریہ 85 بنی ہے۔ وراٹ کوہلی نے سوشل میڈیا پر ایک بیان میں کہا کہ جب میں نے پہلی بار ٹیسٹ میچ کے لیے نیلے رنگ کی کٹ پہنی، اس لمحے کو 14 برس ہو گئے ہیں۔ سچی بات ہے کہ میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ یہ فارمیٹ مجھے یہاں تک لائے گا۔' ان کا مزید کہنا تھا کہ 'اس فارمیٹ نے مجھے آزمایا اور ایک شکل میں ڈھالا، اس نے مجھے بے شمار سبق بھی سکھائے جن کو میں ساری زندگی اپنے ساتھ رکھوں گا۔' انہوں نے پیر کی صبح کی گئی اپنی پوسٹ میں یہ بھی لکھا کہ 'اس فارمیٹ (ٹیسٹ) سے دور ہونا میرے لیے آسان نہیں ہے مگر یہ فیصلہ مجھے درست لگ رہا ہے، میرے پاس جو کچھ بھی تھا وہ میں نے اس کو دیا اور اس نے اس سے کہیں زیادہ واپس کیا جس کی میں امید بھی نہیں کر سکتا تھا۔' ان کے مطابق 'میں دل سے مشکور ہوں اس کھیل کا اور ان لوگوں کا جن کے ساتھ میں نے میدان میں کرکٹ کھیلی۔' رپورٹ کے مطابق وراٹ کوہلی نے ریٹائرمنٹ کے فیصلے کے حوالے سے انڈین کرکٹ بورڈ کو آگاہ کر دیا تھا۔ 20 جون کو شروع ہونے والی اس سیریز کے حوالے سے خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ اس میں ان کو شامل کیا جائے گا۔ کوہلی کے لیے ٹیسٹ فارمیٹ کچھ زیادہ فائدہ مند ثابت نہیں ہو رہا تھا، نومبر 2024 میں پرتھ ٹیسٹ میں انہوں نے سنچری سکور کی تھی جو کہ جولائی 2023 کے بعد ان کی ٹیسٹ میں پہلی سنچری تھی جو انہوں نے پورٹ آف سپین میں ویسٹ انڈیز کے خلاف بنائی تھی۔ اسی طرح 2019 میں پونے میں جنوبی افریقہ کے خلاف اپنے کیریئر کی کے بہترین 254 رنز بنائے تھے اور ناٹ آؤٹ رہے تھے۔ اس وقت ان کی اوسط 55 اعشاریہ 10 تک تھی۔ اور 2019 میں پونے میں جنوبی افریقہ کے خلاف ناٹ آؤٹ 254 رنز بنانے کے بعد ان کی اوسط اپنے عروج پر 55.10، گزشتہ 24 مہینوں میں 32.56 تھی جبکہ پچھلے دو 24 ماہ کے دوران ان کی اوسط 32 اعشاریہ 56 رہی۔

سلینا گومز کو ملازمین کی تنخواہوں کی عدم ادائیگی پر تنقید کا سامنا

معروف امریکی اداکارہ، گلوکارہ، گیت نگار، پروڈیوسر اور بزنس وومن سلینا گومز پر ان دنوں کافی تنقید ہو رہی ہے اس کی وجہ وہ اطلاعات ہیں جن کے مطابق انکی کمپنی اپنے اسٹاف کی تنخواہیں ادا کرنے میں ناکامی کے بعد لوگوں کو نوکریوں سے نکالنا شروع کر دیا ہے، جبکہ انکی والدہ نے قرض اتارنے کے لیے قرضہ لیا ہے۔ واضح رہے کہ ایک حالیہ رپورٹ کے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ انکی کمپنی مینٹل ہیلتھ اسٹارٹ اپ اپنے ملازمین کی تنخواہیں ادا کرنے میں ناکام رہی ہے جبکہ کمپنی نے ملازمین کو ملنے والی صحت کی سہولتیں بھی کم کر دی ہیں۔ یاد رہے کہ 33 سالہ سلینا کا شمار موسیقی کی انڈسٹری وابستہ دنیا کی امیر ترین شخصیات میں ہوتا ہے۔ فوربس میں چھپنے والی مذکورہ بالا رپورٹ کے بعد ان پر آن لائن کافی تنقید کی جا رہی ہے۔ رپورٹس میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ وہ ملازمین کو تنخواہیں نہ دینے کی وجہ سے نوکریوں سے نکال رہی ہیں اور انکی والدہ نے بزنس قرض اتارنے کے قرضہ لیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انکی کمپنی ونڈر مائنڈ کو مالی بحران کا سامنا ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Hospital Bills can Exhaust your Family's Hard Earned Life Savings

Bajaj Allianz Family Health Care policy covers you and your family from expenses incurred during hospitalization along with the added benefits of Health Prime Rider.

Bajaj Allianz Family Health Care's Benefits:

- In Patient Hospitalization Expenses
- Pre & Post Hospitalization Expenses
- Road Ambulance
- Day Care Procedures
- Organ Donor Expenses
- Sum Insured Reinstatement Benefit

Benefits of Health Prime Rider:

- Rider for both Individual & Family Floater Basis**
- 24*7 Unlimited Tele-Consultation
- Investigations Cover
- 139000+ Doctors
- Preventive Health Check-up (45+ Test Parameters at Network Centers)

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP22024V032122-Family Health Care , BAJHLGA22166V012122 -Health Prime Rider (Group) | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0014/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,